

# مجموعہ صفات انسانی

جک

لالہ لعل بی صاحبہ گدڑ بہرام گھاٹ خلیع نو گنج بابو کی  
ساکن قصبہ کاکوری نے سری بید بی بی جی کی پورانون ہونان  
کی صفات کو یابین باعانت سیر سالراج ٹیٹ رام پرن حبیب  
ساکن گنیش پور بہرام گھاٹ کے ترجمہ فرمایا اور وسطی استفادہ عام

کے شائع کیا

ماہ مئی ۱۹۱۷ء

مطبع متشی نول کشور مقام لکھنؤ میں چھپا

# نہد، مہر مہنا میں مجموعہ صفات انسانی

نمبر شمار

خطا جمعہ مضمون

۱ سنگلاچن شکریر فرمودہ پڑھت اور پڑھن صاحب کو پادری سنگ۔

۲ تفصیل جو ایسی ناکھ چون چوہری بر مہاجی نے پڑا کیے۔

۳ تفصیل چالیس صفات جنکو پیکر انسان اشرف المخلوق قرار دیا۔

۴ باب اولی صفت اوستی یعنی پیر کے گدائی میں راجہ بل و تیر بنو راجہ کا ذکر ہے۔

۵ باب دوم صفت پاکیزگی جس میں مہاراجہ درپت کا حال ہے جو شہزادہ انکی نذیت پاک ہا کر

دیوتاؤں نے پیر مہا فرستے۔ اس کے مائیں اور پڑوں کی نیرت داؤا کو ارا۔

۶ باب سوم صفت رحم میں مہاراجہ رنگو کا حال ہے جو پڑوں کے غم میں داند ڈال

میں کر کر کے ٹھہر بنی ہوئے اور دوسرا ذکر مہاراجہ کس تو کا ہے جو اچھو میں پوری کی لکیر تو کے

اپنے راج کس وقت کی گئی کی چوڑ کر جو مہا میں پڑے۔ اور پڑوں کے دھڑ دھڑ کا ہے

جو ارا کیس دن کا فوٹہ کر کے اپنا سونگین ان سب کو ارا اور ان کی پڑوں کے سر دھان کا

کہ جو دھو ہونکا کلیس پڑے۔ اور چوٹھو ذکر مہاراجہ دلیپ کے ہے جو کے کی کھا کر گیا

شیر کے ساتھ پڑوں کے گئے۔

۷ باب چارم صفت ہم سہیں مہاراجہ بہتہ کا حال ہے جو پڑوں کے گدائی میں

کھانے پینے کی پاتے۔ پتے اور یہی ہے۔ اور پڑوں کے گدائی میں پڑے۔ اور پڑوں کے

پاکلی اور ٹائی اور وہ دھڑا اور دوسرا ذکر مہاراجہ پیر کے ہے جو دھڑا مہاراجہ کی ساری پڑا ہے

سارے آتے دیکھ کر کچھ نہ ہو۔

۸ باب پنجم صفت سخاوت میں مہاراجہ زورچن و تیر بنو راجہ کا ذکر ہے جو دھڑوں کی لکیر پڑا

جان دیدیا اور دوسرا ذکر مہاراجہ بربریک کا ہے جس نے مہاراجہ کا پڑا لکیر پڑا

مہاراجہ کرن کا جو اپنا جسم پڑا دھڑوں کو جو پڑا لکیر پڑا دھڑوں کو جو پڑا لکیر پڑا

کو دھڑوں کے دھڑوں کو دھڑوں کو دھڑوں کو دھڑوں کو دھڑوں کو دھڑوں کو دھڑوں کو

نمبر شمار	خلاصہ مضمون
۱	۴ زنجیان اپنی ایک برہمن کو دے ڈالیں اور بسوجت جگ میں جب دکان کو لانا اور چھوٹا دکان کر مہاراجہ جگ کا ہے جو پیشاگر کو دکھا شکوک کیا اور سالوان دکر مہاراجہ جو وہ پھر کا ہے جو اٹھاسی ہزار روپے روز کرنا کمالا کر خرید کھاتے تھے۔
۲	۵ باب ششم صفت قناعت حسین مہاراجہ کا حال ہے کہ دیوتاؤں کے زندہ کر دینے میں بہر اپنا مرجانا مانگا اور دوسرا دکر مہاراجہ دیوانی کا ہے کہ مہاراجہ سنسنی راج کر شکوک کہتے تھے اور راج نہ کی
۱۰	۶ باب ہفتم صفت بدلتی حسین مہاراجہ امیر کھجور کا ذکر ہے کہ سو دس سال تک پانی کیسی کو نہ بتایا۔
۱۱	۷ باب ہشتم صفت ترک نفس و پاسداری حسین مہاراجہ جبک کا احوال ہے کہ ایک ہاتھ بھول پر رہتا تھا اور دوسرا مہل میں اور مروی گری آئینہ بنی کرتی تھی۔
۱۲	۸ باب نهم صفت ریاضت حسین مہاراجہ پرش چندر کا حال ہے کہ بدوشن شکوک سوا دس سال تک ہونے کی پانی نہ پیا اور بھنگی کے گھر میں رہے اور اپنی رانی سے اپنے لڑکے کو کفن کیا اور اپنی رانی کے مارنے تک اپنا دھرم نہ چھوڑا۔
۱۳	۹ باب یازدہم صفت فہم حسین مہاراجہ بھولاش کا ذکر ہے جو چھانو سے مرتبہ اندرانی فقیر دکان کی بنا کر گھوڑا چرانا چاہتا تھا اور اپنے اپنی فہم سے اندر کو بچا کر گھوڑا چرانے نہ دیا۔
۱۴	۱۰ باب دوازدہم و سترہم صفت غلو فقیر و صبر حسین مہاراجہ امیر کھجور کا حال ہے کہ دور با سال خطا سن کر کے سو دس سال سے بچا لیا اور سال بہت کم کر کھجور کو اتنا دینا کہ کھانا باب چہارم صفت غلم حسین مہاراجہ سیم بھونو کا حال ہے جو منواسرت بنانی سے یادگار تھی اور دوسرا حال راجن کا ہے جو سید پڑیکا کیا۔
۱۵	۱۱ باب پندرہم صفت عقل حسین مہاراجہ راجن کا حال ہے جو دل کا گناہ جانکر نہ اوتا تھا۔
۱۶	۱۲ باب شانزدہم صفت حق شناسی حسین راجہ پر لادتی و تیرنشی کا حال ہے کہ باوجود قناعت و انبساط پر پیشہ کو حق جانکر ثابت قدم رہے۔
۱۸	۱۳ باب ہفتم صفت فانی زوئی حسین مہاراجہ پر برت کا احوال ہے جو ستون سنگی خیر و کر کے اور دوسرا دکر مہاراجہ پر تنو کا جو زمین سے پرسمی شیا و خدا سے حلقہ نمونہ حاصل کی تھی



نمبر شمار	خلاصہ مضمون
	جو اپنے ارادہ میرکا اختیار رکھتے تھے۔
۲۴	باب سبست و سوم صفت تمیز حسین مہاراجہ برکیہ کا ذکر ہے جو ایک دن ساتھ کروگودین کے قیمت کا لازم سب کا بنالیا تھا۔
۲۵	باب سبست و چہارم صفت خوبصورتی حسین مہاراجہ پورورد کا ذکر ہے جو اور بی سپرنی دیونا کو چھوڑ کر اسکا ساتھ کر لیا تھا۔
۲۶	باب سبست و پنجم صفت مستقل مزاجی حسین مہاراجہ کو بلیا شک کا ذکر ہے جو ہوند و لون کی ٹانگہ بنیں ہزار نو سو تانوں کے لڑکے جل گئے تھے اور راجہ بدون مارے اس کے نہ ہئے۔
۲۷	باب سبست و ششم صفت نرم دلی حسین مہاراجہ تھجی کا ذکر ہے جو گودین نہیں ہاتھی تھے اور بیون سے کام نہیں لیتے تھے اور طوطا مینا وغیرہ کو چھوڑ دیا۔
۲۸	باب سبست و ہفتم صفت الو الغری حسین مہاراجہ پریرت کا احوال ہے جو تھہ بنا کر اندر پیر کا مٹایا اور دوسرا ذکر مہاراجہ پیرتھو کا ہے جو تمام زمین برابر کے وٹاں طرکی آباد کی اور ہر ایک کا پیشہ جدا جدا منفرد کیا اور تیسرا ذکر مہاراجہ پیرچین برکیہ کا ہے جو تمام زمین جگ کر ڈالے اور چیتھا ذکر راون کا ہے جو پیرچین نرک پٹو ڈالے اور جان پیر سواری کی اور پانچواں ذکر بیوس سوٹ منو کا ہے جو الکا پوری سے سر جی کو منگایا اور چھٹا ذکر مہاراجہ ریوت کا ہے جو سمندر پٹو اگر دوار کا پوری کو بنایا اور ساتواں ذکر مہاراجہ مرث کا ہے جنکا جگ مین اندر وغیرہ دیوتا آبیوت لینے سے عاجز ہو گئے اور ہمنون سے دھچکا اور ٹھکانا اور آٹھواں ذکر مہاراجہ النسومان ودلیپ و بھگیرتھ کا ہے جو اپنے بزرگان اور تمام دنیا کی موت کیواسے سورگ لوگ سو گنگا جی کو لائے اور لوان ذکر مہاراجہ پیرتھہ چندر بیس کا جو چابہر دانت وکے ہانخی سورگ سے لایا گیا بیس ہزار ہمنون کو فی ہمنون چودہ لاکھ تیسرہ ہزار ایک منو اکیانوے دیئے۔
۲۹	باب سبست و ہشتم صفت عاجزی حسین مہاراجہ النسومان کا حال ہے جو کپل دیوی فریسنے ادب سے خوش ہو کر گھوڑا دیدیا۔

نمبر شمار	تفصیلاً مضمون
۳۰	باب نسبت و نعم صفت مروّت جسمیں مہاراجہ رنجیو کا حال ہے جو برہمن کے ساتھ راج چھوڑ کر الکل پوری گئے۔
۳۱	باب بیسی ام صفت دلچسپی جسمیں مہاراجہ پریش چندر کا حال ہے کہ بسوا تتر کے ساتھ بڑی سواری پر بھنگی کے ہاتھ فروخت ہوئے اور رکھتے ہیں کام کیا اور اپنے لڑکے کو مردہ دیکھا اورانی کی گرفتاری و ذلت دیکھی مگر کبھی شکایت زمانہ کی ہمیشہ خوش و راضی برضا رہے اور دوسرا ذکر مہاراجہ میر و دہن کا ہے کہ برہمن نے چھاتی تک جسم چیرا کر لیے اور انکار کی اور مہاراجہ نے دم نہ مارا۔
۳۲	باب بیسی ویکم وی دوم صفت صحت حواس تیزی اعضاء ظاہری جسمیں مہاراجہ نرنگ جو ملتان و بیہ کی حالات کو گھر بیٹھے دیکھیں لیا تھا اور کیسے کوئی شخص جزا ہکام نہیں کر سکتا تھا اسوجہ سے کہ ارادہ کے ساتھ ہر حکم پہنچ جانی کی طاقت رکھتا تھا اور ذکر مہاراجہ منتن کا ہے جو اپنا ہاتھ بڑھ پڑا آدمی پر رکھ کر جو ان کر دیتے تھے۔
۳۳	باب بیسی و سوم صفت حصول نعمات جسمیں مہاراجہ نرنگ کا حال ہے جو دہلی ہزار ہن تک ہی جسم سے سوگ کا بیج کرتے تھے۔
۳۴	باب بیسی و چہارم صفت وزن واری جسمیں مہاراجہ انزل کا ذکر ہے جو راویں کی باتھ سے سرگٹا دیا اور برہمن جا کر نہ مارا۔
۳۵	باب بیسی و پنجم صفت توکل جسمیں مہاراجہ بھیر بھیک کا حال ہے جو سب کام اپنا پریشہ پر چھوڑ کر پریشہ کی بھگت میں رہتے تھے۔
۳۶	باب سی و ششم صفت غلبہ جسمیں مہاراجہ ماندا کا حال ہے کہ ہر مساجی کے کھنے سے راویں کو نہ مارا۔
۳۷	باب سی و سہم صفت ناموری جسمیں مہاراجہ بیرتھو کا حال ہے کہ زمین فرمایا نامہ مبارک نام پر کر لیا اور دوسرا ذکر مہاراجہ بھیر بھیک کا ہے کہ اجا بھہ کندھ سے اپنا نام بہتر نہ لکھ دیا اور ہمیشہ کے واسطے دونوں یادگار رہیں۔

نمبر شمار	خلاصہ مضمون
۳۵	باب ۳۵ ششم صفت غرت واری جسمیں مہاراجہ پوربھی کا حال ہے جو دیوتاؤں کے بادشاہ اندرا اپنے اوپر سوار کر کے اندراوتی میں لے گئے۔
۳۶	باب ۳۶ سہم و غم نہفت خوش خلقی جسمیں مہاراجہ امیر کیک کا حال ہے کہ شخص اس کے اخلاق آنکو چھو کر سورگ میں جانا نہیں چاہتا تھا۔
۳۷	باب ۳۷ چہلم صفت مہمان نوازی جسمیں مہاراجہ شیو کا حال ہے جو اندرا اور اگن دیوتا کے متحان لینے پر کیو تر کی عورت میں اپنا کوشٹ جسم کا کاٹ کر پتہ تراز پر چڑھایا اور آخر کار پلہ پر خود بیٹھ گئے کہ سب جسم لے لے اور دوسرا ذکر مہاراجہ میرودھج کا ہے جو برہمن کے ماننے پر آکر سے اپنا جسم چھاتی تک چیرا دیا۔
۳۸	خاتمہ پوسٹک کا ذکر کہ سنہ ۱۹۳۳ء کے ۱۷ مئی، لکھنؤ میں سکول لال جی ساکن کا کویری

## ش्रीرامو جی یثی

### دوہا

رام چندر کی جی جہاں چالیس گونا سب کال ॥ پاپ بیکھڑم  
 بھیک براجا سونا م کالی کال ۱ چارے زپار چالیس دی-  
 گونا لارے یو جی سانسار ۱ رتھو ویدھا تا میل ت نھن تین  
 کو وارا پار ۲ تین مہنر مریخیا مہر ویدھیا مانتی  
 گونا پار ۱ تین مہی جی نر پتی مہر سو نھن ورنی سیرا د  
 ۳ اک اک گونا لے کھو کھو نر پتی دھتی ہاس ۱ کم-  
 ل نا م رھونا ی جی مہنر ل کر دھن پرکاس ۴ لال لال جی و  
 مہنر رتھو یھنر دے ویرا س مودیت ہوں دے سا دھل ریک  
 ول کر دھن چہ ہاس ۵

### منگل پیرن تحریر فرمودہ پنڈت رام چرن جی صاحب

<p>پاپ بیکھڑم بدیک بر جاسو نام کل کال          رچو بدھا تالت نہتہ تھو دار اپار          تن مدہ جو نہتہ سیکھ سو نہن برن سر          مدت ہو یتھیک سادہ لکھ کھل کر دھن پھاس          کھل نا یھنر رگہ ساقہ جی تھو تھو کر دھن پھاس</p>	<p>رام چندر کے بے جہاں چالیس گن سب کال          چار اوپر چالیس گن لاکھ جو سنسار          تین مہنر مریخیا بھیکو بیکھڑم گن پاپ          ایک ایک گن لے کھو کھو نہتہ تھو ہاس          لال جی ویدھیا رچو بیکھڑم نہتہ پھاس</p>
---	--

سیر رام چندر جی کیسے ہیں رام جی کہ جنہن چالیس گن ہمیشہ قائم رہتے ہیں اور جی نام کل کھل مین پاپ  
 کی چڑیوں کا مار ڈالتے وہاں اس سنسار مین برہما جی نے چوراسی لاکھ جو کو سید ایک جنکی  
 تھو معلوم نہن مریخیا آدھن آدھن چوراسی لاکھ جو سب سے زیادہ پاکاپور آدھن مین افسر  
 رام ہوئے ہیں اور کی تھو شمار مین نہیں آسکتی ہے لیکن ایک ایک گن راجون کا لیکھ کھو راجون کا کھال  
 لکھا ہے اسکو دیکھ کر اچھے لوگ خوش ہو دینگے اور نالائق بیفائدہ کہنے گا لال جی منشی نے



پھر راجوں کی بلاس پوسٹک نزدیو بلاس بنائی ہے مری کو کھونا تھ جی جبکہ ایجہ کل سے تمام مناسبات  
وہ اسکو ٹھو منڈل میں مشہور کریں۔

### تھریر موکھت

لجہ نشک چرن کل مری پر شیر اور برٹھ مورت پٹنہ راج مری۔ ادمان پت جی صاحب تواری کی لکھا  
صفات کا ذکر حکو مری ہدیہ بایس جی نو پور انون میں مفصل لکھا ہے مریہ راج پٹنہ راج مری  
ساکن کنش پور بہرام کھاٹ سے پیچہ لال جی لکھتا ہے دیکھنے والوں سی امید دار ہے کہ مری  
نظر فرماوین میں ناچیز ایسے بزرگ بیان کے بالہ نہیں ہوں کہ کسر اندازہ تحریر کیسوں لکھ تقصیر اوقاف  
بہرہ وجہ مناسب شغل ہے۔ انشت سہ پامیز باب لکھنے کا اذکار ہے۔

واضح ہو کہ مری پر شیر نے اپنی مری سے پچھلے مری پر مہاجی یا مریہ راج اور لجہ راج کے  
زمین و آسمان وغیرہ موجود کر کے مہاجی سے حکم دیا کہ پدایش مخلوقات کرو اور زمین سے چوڑائی  
لکھ قسم کے جاندار پیدا کیے۔

تفصیل مری راسی لاکھ مندر پر گزیر پورن پر لکھا

لاکھ لاکھ

پانی و آسمان جانور کثیر زمین و آسمان چڑیاں پرواز وخت جائزہ راپورن کو آدمی  
لکھ لاکھ قسم ایک لاکھ قسم ایک لاکھ قسم ایک لاکھ قسم ایک لاکھ قسم  
اور قسم میں بے انتہا خلقت کی افزائش کر کے سب جانداروں سے زیادہ انسان پہلی صفات  
لجہ راج عطا فرمائیں جسکی وجہ سے آتش و غلظت و کاسرہ و آسمان ہے۔

تفصیل صفات انسانی مندر مری مہاجی و بھاگوت ہندو لکھ

ست یعنی راسی سوچ یعنی پاکیزگی ویا یعنی رحم بھجان یعنی علم یتاک یعنی سخاوت

ستکہ یعنی قناعت ارجو یعنی سلیم جی شتم یعنی ترکیہ نفس دوم یعنی پاداری جوس شت یعنی ریا

اسم یعنی ہم لاکھ یعنی غفور اوبت یعنی صبر شہرت یعنی علم طلیان یعنی عقل

بریک یعنی حق شناسی الشرح یعنی فوہ وانی السور یعنی تہمت ارج یعنی اقبال طلی یعنی قوت جی

امرت یعنی یادداشت سوت یعنی خود بخاری کوسل یعنی تمیز کانت یعنی خود بخاری رہتا یعنی مستقل

مارد ویلے نہ ہوں بل پرکھنے یعنی الہ العزیز پر سری یعنی عابدی سبیل یعنی مروت سبہ یعنی دل خوشی  
 اور جہنمی تختوں بل یعنی تیری عفتا کا ایک یعنی حصول نجات کا نہ تھج یعنی زنا استنج یعنی تو کل  
 استک کہ یعنی غبار کسرت یعنی ناموسی مان یعنی ابرو ذری ان نہ کہ تیرا خوش طبعی سرن یعنی جھان لہوی

### باب اول حضرت راستی مبین

راستی چ سستے و کھٹے میں لیٹے جو کہ وہی کرے قول اور فعل میں فرق نہ پڑے چاہے جیسے کلیف  
 و کہہ مہاراجہ بل و نیز سبی راجہ کا۔

بعد مہاراجہ بے روجن کے جسوقت مہاراجہ بل تخت نشین ہوئے علاوہ اپنی سلطنت کو دیوتاؤں سے  
 اور اوتی کی راج بلیکر ونگو نکھل دیا اور خود اوتی میں راج کر فنگے اچھین بدت گذر گئی کہ دیوتاؤں کا  
 چھکا نا کہیں شہ گت تب کشتب جی لوگ میں سری پر مشیر نے باسن روپ ہو کر اوتار لیا اور نر باندہ کیے  
 کنا رہہ جو بان راجہ بل جبکہ کرتے تھے آلیکھ ٹھڑے ہو گئے رامبل نے فرہن کا لڑکا جان کر بہت  
 خوشی سے کہا کہ مہاراج میرے پاس آپ جبکہ میں آئی ہو جو کچھ ہاتھی گھوڑے رتھ مکان زمین وغیرہ  
 مانگتا ہے مانگتے ہیں اسکی تعمیل کروں باسن جی نے کہا کہ ہاتھی گھوڑے رتھ مکان جو کمود کا زمین میں  
 کیوں نہ توجہ کو بہت سامان جمع کرنا چاہئے جتنے میں اسکا مطلب ہو جائے اسقدر مانگنا چاہیو اور  
 جو فقیر مطلب سے زیادہ مانگتا ہے اسکو پریشہ سے نہ ملتی ہے میں اکیلا ہوں جو کموتین قدم زمین  
 قدموں سے ٹاپ کر فنگے وہ آپ دیکھو اچھین میرا مطلب ہو جائے گا رامبل نے کہا کہ ہر کوئی  
 کی بات بہت بوڈو ہے پنڈتوں کی ایسی آواز نہ ہے مگر چھکو افسوس ہے کہ آپ اپنے مطلب حاصل کرنے  
 نہ کھل ناواں ہو کہ مجھ سے صرف تین قدم زمین مانگی ہیں دیکھو کہ دینے والا ایمہوں اور جو سائل میرے  
 پاس آتا ہے اسکو پیچہ روہری علبہ سوال کرتا نہیں پھر ناہو اور میں کسی سائل سے مانگتا نہ ہوں  
 باسن جی نے کہا کہ راجہ آپ سچ کہتے ہو جو کوئی ختی ہوتا ہے وہ اپنی جان میرے کو ہی تھوڑا جانتا  
 اور آپ کا خاندان تو سخاوت و شجاعت وغیرہ جملہ بات میں مشہور ہے آپ کے نزدیک کوئی کام مشکل  
 نہیں مگر میں فقیر ہوں جانتا ہوں کہ جتنی چیزیں جسم میں دانت بال کاہہ آنکھ وغیرہ ہیں وہ سب  
 جسم کے ساتھ منہ سے ہو جاتی ہیں اور یہ عرض روز بروز جو ان ہوتی ہے چاہے جس قدر روڈو  
 سے درماب اگر آپ فیڈا کیا یا روڈو بنے تو بھی میری خواہش پوری ہوتی اسواسطے تھوڑی بہت

یہ یعنی قدم زمین میں قناعت کرنا چاہا ہے اور زیادہ کی خواہش کرنا نہیں اچھا پسند کرنا نہیں اور شکر راہ میں خوشی کے واسطے پانی منگوا یا اوسوقت سوکر اچا پرچ کو رو لیا کہ راجہ بل تو نادان سے یہ بہرہ بر زمین میں چھوڑ لو کہ کے مہاراجہ سر کی جھگوان میں اندر وغیرہ دیتا دن کے پہنچنے سے تیرہ یا سائے میں جو تیرہ میں مل گئے ہیں ان میں ایک قدم سے سنا تو دیپ ناپ لیوین کے اور دوسرے قدم سے سنا تو کرک پیر سے ناپ میں گے تیسرا قدم باقی رہ جاوے گا اور پھر تیسرے پاس کیا باقی رہا کہ کہ جس سے اپنا قول پورا کرنا اسوجہ سے ایسے موقع پیر سو نک جی کی بات جو میر میں لکھی ہے اوپر عمل کر کے انکو جواب دے۔ سو نک جی کہتے ہیں کہ مجھ جسم ایک درخت ہے اور درخت میں جڑ پٹی ہے اوپر چوں چل گئے ہیں ان میں جڑ ٹٹھ لینے لیا جڑ ہے جس سے جسم بنا اور سچ کا بولنا اسکے پھول پھل ہیں اور جس درخت کی جڑ ٹٹھ اوکھڑ جاتی ہے وہ درخت تھوڑے دن میں خشک ہو کر جاتا ہے اسی طرح جو انسان جو تھوڑا کچھ دیتا ہے اوسکا بنا نہین ہوتا ہے اور اوسوقت سوا سے جھوٹے کہہ دینے کے تیرہ بنام اور انداز نہین ہے راجہ بل کہتا کہ اگر جھوٹے بولنا اس جسم کے واسطے جزا عطا لینے جڑ پٹی تو میر جھوٹے بولنا چاہئے راستی سے کہ ان کام ہے کہ جس سے نقصان جسم کا کیا جاوے یہ سبکہ یہ سوا جی بولے کہ ہر ایک جگہ پر جھوٹے بولنا کنا ہے صرف آٹھ جگہ پر واسطے جھوٹے کہنے کو سو نک جی کہتے ہیں عورتوں کے پاس ہنسی کرنے میں سیاہ میں روزگار میں جان جانے کے موقع میں گائی کی حفاظت کیونکہ برہمن زیادہ واسطے جان جانوں کی حفاظت جائیں اور آج تیری جان جانیکا موقع کو واسطے اوسکی حفاظت نہین کرتا ہے راجہ بل بولے کہ مہاراج سو نک جی کا کہنا صحیح ہے مگر بہت جگہ پر یہ لکھا ہے کہ یہ زمین کتنی ہے کہ میں سب پہاڑ اور قیون کے پوجہ کو سہہ سکتی ہوں لیکن جھوٹے کہنے والے کے پوجہ کو نہین اور سوا سکتی اس باعث سے جھوٹے سے زیادہ کنا کو پوجہ کرنا بڑا کنا کہ کہ جس کسی کی حفاظت جان ہی نہ تو بغیر ہر کیوں آخر حشر یہ کوئی زندہ نہ رہے گا اور یہی سچ ہے کہ آدمی کی زندگی مرنے پر ہی نہیں کہ چکا کہ تین قدم زمین دیوں گا اوس سے بولنا سوسکے گا اس بات پر سو کر جی فی سلاپ دیا کہ تیری دولت ضائع ہو جاوے اور تجھ کو بادل میں بنگہ سے راجہ جی کہتا کہ مہاراج آپ کا مراد لینا جو کونٹھہ لیکن قول کا بدنا منظر نہین ہے اور نگاہ تین قدم زمین دینے کا کہ جس جی سے کہتا کہ آپ زمین ناپ لیجیے اور وقت باقی ہے

اپنا اگھن روپ جسکے ایک ایک بال میں بے شمار برہما ٹم جو زمین ظاہر کیا اور اپنے قدم سے ساری زمین  
 ٹاپ لے لے اور دوسرے قدم سے ساتون سوگ اور والے لوگ ٹاپے اور تیسرے قدم کے واسطے  
 راجہ بل سے کہا کہ تیرے راج میں سات دیپ اور سات سوگ تھے دوسرے قدم کی ٹاپ میں  
 آگے اب تیسرا قدم ہمارا پورا کرنا ہے اور ہمیں جو ٹم بولنے کا سوا قدر وارن راجہ بل نے کہا کہ تیرے  
 قدم سے آپ میرے مکر ٹاپ لے لے باس جی نے کہا کہ تیرا سر چھوٹا ہے اور میرا قدم بڑا ہے اس میں پورا  
 نہ پڑے گا جہاں پورا ہو سکے وہ تھا راجہ بل بولے کہ اچھا میں ایک بات آپ سے پوچھتا ہوں کہ میں  
 بڑا ہوتا ہے یا دولت اور سبکی بڑی ہوتی ہے اسکا جواب دیئے اسکو سنکر باس جی بہت خوش ہو گیا  
 اور کہا کہ راجہ بل مہاجرین بڑا ہوتا ہے جسکی ذات سے سب دولت ہوتی ہے تو نے اپنی ذات  
 سے ساتون دیپ اور ساتون سوگ لیے اسوجہ سے حقیقت تو سب سے بڑا ہے اور تیسرا قدم  
 راجہ بل کے سر پر رکھ دیا اور کہا کہ تو نے اپنا کھنا پورا کیا اب پاناں میں جا بیکر راج کر دینا  
 دیت و انوک تیرا حکم ان میں گے اور ہم تیرے سامنے پیشہ ہا کریں گے تجھ کو راج اور بھگت دونوں  
 کام دیے گئے تب راجہ بل بھگوان کو بخشکار کر کے پاناں میں گئے اور راج و بھگت کرنے لگے

## باب دوم صفت پاکیزگی میں

پاکیزگی کو معنی میں اعتدال و ظاہری اتھ پانون وغیرہ کو ہر قسم کی آلائش سے جو منوحات میں ہیں  
 بطہارت معین پاک و صاف رکھنا جس سے یہ جسم سدا پورا ہو جاتا ہے۔

دوسرا صفت روح سورج منی راجہ کا مہاراجہ و راجہ ہیا کا مہاراج ایسے پانچ طہارت اور منوحات  
 مہاراج ہونے کے جبکہ دوسرا ہونا محال ہے ایک مرتبہ انون نے دیوتاؤں کو بہت حیران کیا کہ طہارت  
 و انون مطلوب نہیں ہوتی تھے تب تجویز ہوئی کہ کون ایسی چیز ہے جو کبھی کے لئے ساری بات سدا رہے ہو  
 کاٹ دے اسکو تلاش کر کے ہمتیار بنانا چاہئے تو انون مارے جاویر اس کے واسطے دیوتاؤں کی  
 تمام مخلوقات کے شہداء کو انداز کر کے بہت صفت موعودہ راجہ راجہ کو ٹمرا یا کہ انھوں نے تمام عمر  
 ایسی طہارت اور طرح طرح کے دھرموں میں سچا دت کی ہے کہ جس کو تمام ہم انکا تو یہ ہے پیشہ کا اس  
 ہو گیا ہے اور پیشہ کا اس سب کا کاٹ سیکے گا اور کسی سے کاٹنے کے گا اور مہاراجہ جی جی ہیں

ان سے پڑیاں جسم کی مانگ کو پتیا ربت یا جاوے اور راجہ کے پاس برہمن بن کے یہی سوال کیا۔  
راجہ نے کہا کہ بہت اچھا یہ لہجہ اور تمکھار چکر تر تھہ پراپی پڑیاں دیکر سوگ کو چلنے پر جسکے بھر سے دیوتاؤں  
نے دانوں کو مار ڈالا۔

## باب سوم صفت جسم میں

جسم کے معنی میں درہمند کو دیکھ کر دیندہ ہو جائے اور اپنی راحت کو اوپر سرخ سوز اور ہوش کر کے اور  
درومنادو پوچھے ذکر مہاراجہ رگھو سورج منی راجہ کا ایک مرتبہ مہاراجہ رگھو کو ایک گندہ پنے ایک  
بھیل دیا جسکے کھانے سے آدمی پھٹیں برس کا جوان بنا رہتا ہے اور بدن سے خوشبو  
آتی ہے اور مہاراجہ نے اوس برہمن کو دیدیا جس نے ساٹھ ہزار رانیاں مانگ لیں تھیں جب اوس  
نے وہ بھیل اور گودیدیا اور دوسرے بھیل کے واسطے مہاراجہ سے درخواست کی اور  
واسطے مہاراجہ باج چھوڑ کر الکا پوری گئے اور الکا پوری کے جنگل میں گندہ پ کی ساتھی عجائبات کی  
سیر کرتے تھے اور میں ایک جگہ ایک بڑا گندہ ان دیکھ پڑا کہ ایک آدمی نیچے کو سر کیے لٹکا ہے اور  
نہرہ اسانہ پ بھن اوٹھائے اوسکو کاٹنے دوڑتے ہیں مہاراجہ نے نیچا یہ کہتا ان اور آدمی کیا ہے  
گندہ پ نے کہا کہ یہ اذہ تا مسرتک ہے اس میں وہ برہمن ایک گندہ لگا ہے جسے تنھاری ساٹھ ہزار  
رانیاں مانگ لیں ہیں یہ سنکر مہاراجہ رگھو کو بڑا رحم آیا کہ ان سب بچوں کے کاٹنے کی  
تکلیف کس سے گوارا ہو سکی گی اور وہ برہمن میرے راج کا باشندہ ہے بہتر ہے کہ میں  
اسکے عوض اس ننگ میں گدوں جس سے اسکا بچا دھو جاوے اور پاناٹل اوس کنوین میں  
گھر کر سرگ باشتی ہوے۔

ذکر مہاراجہ کس رگھو منی کا۔ مہاراجہ کس بندہ سیاجیل پہاڑ کے پاس کساوئی نگر میں راج کرتے  
ایک مرتبہ آدمی رات کے وقت خواب گاہ میں مہاراجہ کس کے سامنے ایک عبورت  
رنجیدہ صورت آکیر کھڑی ہوئی اور ہاتھ جوڑ کر بے جا کر کیا مہاراجہ نے پوچھا کہ یہ  
اس مکان میں ہر طرف پرہ ہے اور دروازے بب بند ہیں تیسرا آنا کس طرح ہوا اور رنجیدہ  
ہے میرے راج میں رنجیدہ کوئی نہیں ہے اور میرے مکان میں اس وقت آنے سے  
کون مطلب ہے سچ بتا دے اور یہ سمجھ لے کہ ہم رگھو منی راجہ ہیں ہمارے خاندان میں

دووان میں دئی جاتے ہیں ایک غیر عورت کی چھاتی پر ہاتھ دوسری لڑائی میں ٹھیکہ اور جو کچھ کھتا ہے  
 مانگ بہہ سکر عورت بولی مہاراجہ میں آدمی نہیں ہوں اس پوری کی دیوتا ہوں جسکو تمہارا سے  
 بزرگوں نے آباد کیا تھا اب جب سے مرجا دا پر سوئم اور تاسری رگھو ناتھ جی نے سب اووہ پاسیو کو  
 سورگ میں بھیجا اور جگہ خالی ہو گئی تو میری بہہ خرابی ہے کہ جس جگہ بادشاہت کا سامان رہتا  
 وہاں خس و خاشاک پڑا اور جہاں راجہ لوگوں کی بیٹی اور سونہ کی عمارتیں بنی تھیں وہاں ہیکل  
 ہو گیا اور شیر بیٹھے عزتے ہیں اور آپ ایسے مہاراجہ جنہوں نے رنج کا نام دینا سے شاد دیا ہو  
 اوسی خاندان کے موجود ہو پھر میرے داوتی کب ہوگی یہ بات سنتی ہی مہاراجہ کس کا جی جسم سے  
 بھرا آیا کیا اچھا خشت ہو کھینچا ہیہاں سے کوچ کر دن کا اور صبح کی وقت اٹھ کر کساوتی کی راج  
 برہمنوں کو شکب کر دی اور اجو دھیا میں آکر اجو دھیا پوری کو سہ نو آباد اور تخت گاہ کیا ذکر ہزار  
 رنت دیو چندر بنی راجہ کا۔ مہاراجہ رنت دیو اپنی سلطنت کا خزانہ سب کو دیدیا کرتے تھے لکھتے  
 قحط سالی ہوئی اوسمیں یہاں تک نوپت پہونچی کہ کچھ باقی نہ رہنے سے سب کو نکھوں نو لگے  
 اور اڑتالیس دن کے بعد نوپ سوین دن تھوڑی کھیر معہ صلو اہم پہونچی تھی اوسکو مہاراجہ نے  
 جیسے کھانا چاہا اوسو فٹ انکر جم کے استھان کے واسطے ایک بھونکے برہمن نے آکر سوال کیا  
 مہاراجہ نے اوسمیں سے حصہ برہمن کو دیدیا اوسکے بعد ایک سوداگر آدمی نے سوال کیا مہاراجہ نے اوسکو  
 سہی دیا اوسکے بعد راجہ اومی دس کتھ لکیر آیا اور کہا کہ میں بھونکھا ہوں اور میرے کتھ سب بھونکے  
 ہیں مہاراجہ نے سب کھانا اوسکو دیدیا اور بعد اوسکے پانی پینا چاہتا تھا کہ ایک خاک روہی آوا دی  
 کہ میں پیسا رہا جاتا ہوں مہاراجہ نے پانی ہی نہ پیا اوسکو دیدیا اور ہاتھ جوڑ کر برہمن سے سہروا  
 نا لگا کہ اسن جو دھو بھون میں چراچر کو کھیس یعنی لکھتے ہے وہ بھونکے اوسوقت برہمن اسی  
 اور مہاراجہ کے رحم کی بہت تعریف کر گیا کہ یہ امتحان بھارے دہرے کا تھا تم بڑے دہرے  
 راجہ ہو اب ہمارے لوگ میں چل کر آرام کرو مہاراجہ اوسوقت سورگ کو چل دیے۔

تو کہ مہاراجہ دلیپ سورج منی راجہ کا۔ مہاراجہ دلیپ نے اپنے عہد سلطنت میں کہا کہ گوہن ہر ہر  
 غیب میں اور شیر لگو بار کتر تاج ایسا سوچا چاہئے اور گوہ کا مارا جانا بند کر دیا ایک وقت مہاراجہ  
 لکھنؤ کے مکان میں تھے اوسوقت لکھنؤ کے کام میں نے انا لکھنؤ کے لکھنؤ کے

جی میں سچا رحم گو دین پر ہے یا اسید طرح کا حکم ہے اور ایک دن جنگل میں اپنے سامنے ایک شیر اوشنہ پیدا کیا اور شیر نے حسب عادت گود کو دبا یا اوسوقت مہاراجہ شیر کے مارنے کے واسطے اپنا تیر ترکش سے لگا لٹا چا ہا وہیں سے تیر نکلا اور نہ مہاراجہ کا ہاتھ ترکش سے چھو بابت شیر نے لکھا کہ مہاراجہ میں وہ شیر نہیں ہوں جو تیر سے بھگانے سے بھاگ سکوں میں مہادیو کا گن ہوں بھگو حکم ہے کہ جو جانور اس جگہ پر آوے اسکو مار کر اب یہہ گو د آئی ہے میں اسکو ضرور ماروں گا یہہ سنگم مہاراجہ نے کہا اچھا اگر بھگو حکم ہے تو گو د کو چھوڑ کر بھگو کھائے لے اور شیر کے پاس بیٹھ گئے اوسوقت شیر غایب ہو گیا اور ہاتھ مہاراجہ کا ترکش سے چھوٹا اور گو د خوش ہو کر بولو کہ یہاں شیر کوئی نہیں ہے میں تیرے رحم کے انتہا کے واسطے یہہ کیا تھا۔

### باب چہارم صفت حکم میں

حکم کے معنی ہیں اپنا سے کم زور اپنے اوپر زور کرے اور پانچ دوست گاہ لایق اپنے دانشمندی سے منکوب غنیمت ہو کر اس پر ہاتھ نہ چلاوے اور ہر ایک کام کو میں جانب پر مشیر تھے۔  
 اور مہاراجہ بہتہ پر یہ برت راجہ کو خاندان والے کا مہاراجہ بکیر تھجی کے نام سے یہہ کھنڈ مشہور ہوا  
 تیسرا حکم اپنا انگڑا بہن کے گھر میں لیا اور ہم منہی دہر جو پہلے جنم سے اختیار کیا تھا اسی طریق پر یہ چیز سے بے تعلق رہا کرتے تھے اس بات سے انکے بھائیوں فریاد و قوت جان کر خراب چیزیں کھانے میں انکو دینا شروع کیں اور کھیتوں کی حفاظت کا حکم دیا اور آپ تمام گھر اسی طرح کھانا پینا کپڑا وغیرہ کے بندوبست اور آرام میں رہتے تھے مگر انکو کبھی اسکار بج نہوا نہایت خوش سے گذر اوقات کرتے تھے۔ ایک دن اوسوقت کے چہروں کے راجہ نے اپنے ایشٹ دیو دی کے سامنے بل دینے کو ایک آدمی تلاش کر لیا کوئی شخص راضی نہوا تب حکم دیا کہ وہ آدمی لاو جبکہ کوئی وارث منع کر نہوا انوسو پانچویں نے جنگل میں انکو پکڑ کر راجہ کے سامنے موجود کیا اور حسب دستور ایشٹان پوجن کر کے دیوی جی کے سامنے کھڑے کر کے اوتار لیا  
 گھاکاٹے کو نکالی گئی اور سر اپ دیدیتے تو سرشٹ کی ناس ہو جاتی مگر اپنے حکم سے کچھ بول  
 تب دیوی جی نے خود موجود ہو کر ان سب کو مارا اور انکو چوڑا دیا اس پر کچھ خوشی نہوے  
 اوشہ کہ بھیڑ جنگل میں چلے گئے۔ اور ایک مرتبہ لاہور کا راجہ رہو کنٹرا لکی میں

سوار پیل دیو جی کے پاس گیاں پوچھنے جانا تھا راہ میں پالکی کا ایک کمار بچہ پو گیا کہ ایک کمار  
 اور پکڑا جاوے او سبوقت سپاہی دوڑے اور لکھتے کے کمار نے پیرانگو موٹا تانہ دیکھ کر  
 پکڑ لیا اور کماروں کے ساتھ پالکی میں روانہ کیا انھوں نے کچھ نہ کہا کہ میں بڑھیا ہوں  
 ہوں پالکی اوٹھا کر ملے چلے گئے دوسرے شائستہ جیسا لکھا ہے کہ چار ہفتہ آگے زمین دیکھ کر  
 قدم رکھنا چاہئے جس کوئی جاندار نہ وہ جاے اس طرح سے قدم اوٹھا کر رکھتے تھے  
 پالکی اوچھلتی تھی راہ کو بہت غصہ ہوا کماروں کو کہ تم پالکی اوچھلنے نہ ہو تم کو خوب مزا ہو  
 انھوں نے کہا کہ ہمارا بچہ ہمارا خطا ہے کچھ نہیں ہے یہ مینا کمار جو پکڑ لیا ہے بڑا لالچ ہے  
 ہمارے ساتھ قدم نہیں ملانا ہے یہ سنکر راہ نے بھرتہ جی سے کہا کہ شاید تو بڑی دور سے آیا ہے  
 اور تھکا ہوا ہے اور لکھا پالکی کو اوٹھا کر رہا اور سب سے دبلا اور بوڑھا ہے اور کمار بھی نہیں  
 پاتا ہے جبکہ وجہ سے پالکی سیدی نہیں ڈھلتا میرے ہاتھ میں کوڑا ہے اسکو دیکھ کر میں اس  
 سبب شرات تیری دور کر دیوں گا تب راہ راہ چلے گا بھرتہ جی نے کہا کہ تم بالکل بے وقوف ہیں اس  
 کو تیرے سے ہم کو راہ پر چلانا ممکن ہے جیسے کہ تم کی دم کا سیدھا کرنا اور اندر سے کوئی شے نہ لانا  
 اور ہرے کے گاہین منتربا اور مردہ کے بدن میں اپن کرنا اور بچھا کر پکڑ لیا گانا حق ہے اور  
 چاہو جھانا فضول اور بے مطلب ہے اور آپ نے جو کہ آتو دبلا اور بوڑھا اور منزل میں تھکا اور بہت  
 دور چلا ہے یہ کہنا تھا اور جو تھکے ہیں اس دیکھ میں جو آتا ہے وہ پیدا نہیں ہوتا اور جی  
 رہا ہے اور ڈانڈہ نہیں ہوتا اور کوئی جاری اور عیب اسکو نہیں دیکھتا ہے یہ سنکر راہ پکڑ لیا  
 سے اونٹن آیا اور بھرتہ جی کے چرن گھول میں گھر کر آیا کہ وہاں مجھ سے بڑی خطا ہوئی میں  
 ٹھرا ہوا ہوں اور نالایق ہوں مجھ کو کچھ سوچنا نہیں ہے اور آپ مہاسہ پریش پکیل دیو جی  
 سہو ان ہو کہ مجھ کو گیاں دینے کے واسطے آج ریش دیکھ کر تار تھ کیا اچھ بڑھ گیاں  
 یہ جہت شہ کہ یہود بتائی اور آپ نے فرمایا کہ مجھ کو ماند گاہین ہے اس میں مجھ کو یہ شک ہے کہ جو  
 میں نے فرمایا ہے وہ تھکا جاتا ہے جیسے میں راہ میں لڑائی کرتے کرتے تھک جاتا ہوں اور  
 یہ کہ ہم کہ اندر جو آتا ہے اسکو تھکا دے غیر سے واسطے نہیں تو ایسا نہیں ہو سکتا اسکو  
 ہمارے جسم کے اندر ہے اور جب ہم کو تکلیف ملی تو آتما کو بھی تکلیف پہنچتی ہوگی جیسے جو لمحے میں



رکھنے سے چو لکھ گرم ہوتا ہے اور چو لے کے گرم ہونے سے برتن چو لگی کر اوپر کا گرم ہوتا ہے اور برتن کے گرم ہونے سے پانی برتن کا گرم ہوتا ہے اور پانی کی گرمی سے دال چاول برتن والے پختہ ہو جاتی ہیں اس طرح اس جسم میں اودھ جیت آئیگا اور دواوند زبان حبیب بن مین ہو دیں تب آتما کو ضرور پختہ ہوگا یہ سمنگر پختہ ہو کر راجہ یہ دشنامت یعنی نظیر و نیر اور آتما کی نہیں ہے دنیا کے ہو یا۔ کی بات ہی کیونکہ تپانج ہے اور دیکھتے پختہ ہے اور چھوٹے کپور سے لگا و نہیں ہوتا ہے جیسے مکمل پانی میں رہتا ہے اور پانی اوکو نہیں چھو سکتا ہے اور اسکا چھوٹھ ہونا دیکھ کہ تو سندھ دیس کا راجہ کہتا ہے اور پانی میں بیٹھا ہے یہ تپانج ہے اور نہ پانگی ہے اگر کے کہ پانگی ہے تو اسکا باسن منیت پٹی وغیرہ جس سے پہنچی ہے اوکو ہم علیحدہ کر کے مین اسوقت اسکا نام نہیں رہے گا اور اگر کوئی کہتا ہے چرچ ہوں تو ہم تیسے ہاتھ پانوں سب عضو جسم کے جدا جدا کر نیکی اسوقت یہ گڑ نام نہیں ہو سکتا ہے جیسے ایک مکان انڈیہ پتھر سے بنا ہے اور ایک ایک انڈیہ اوکی نکال کر علیحدہ کیا دے تو نام اسکا نہیں رہتا ہے اور اس میں سے ایک ایک درہ علیحدہ کیا جاوے تو اسکا نام نہیں رہے گا اس طرح دنیا اور سب چیز دنیا کی جھوٹ ہے اور آتما چاہے کہ کوئی انگ کر کے نہیں بنا کہ اونکے علیحدہ ہونے سے غائب ہوتا ہے یا جسم کی تکلیف سے اوکو اثر پھونچے اسکو سمنگر نہ ہو گڑ کپل دیوی کے پاس نہیں گیا راہ سے لوٹ آیا۔

دکھو ہمارے امیر کچھ سوئے ہیں راجہ کا۔ ایک مرتبہ ہمارا راجہ امیر کھیر فی برہا بن مین وہی ایک دوشی کا برت کر کے دواوشی کہ پان کرنا چاہتا اسوقت وہاں نہرا رہا یا رہتی لیکر دور بارسا رکھ آئے اور مہاراجہ سے کہا کہ میں نے کل برت ایک دوشی کا کیا تھا آج جلد ہی ہمارا پڑا ملے ہمارا راجہ کو کہا کہ یہ ہے جہاں پر ہمارا راجہ رہتا ہے ابھی پاس رکھ جی نے کہا کہ جبنا میں آشنان کر کے آتا ہوں اور جبنا پر آشنان کر کے آئے اور ایسی دیکھ کر کہ دواوشی جو برت کے پان کرنے کی ساعت ہے گزری جاتی تھی ابوقت ہمارا راجہ فی برہا ہوں پر ہوجھا کہ دواوشی میں پان کرنے سے مجھکو برت کی پھل ہو گیا گناہ لگتا ہے اور یہ ہونکو بدون بھوجن کر کے پان کرنے میں تنگ چھوڑنے کا گناہ ہوتا ہے اس میں اسوقت مجھکو کیا کرنا پڑا ہے برہا ہوں تو کہا کہ آپ تھوڑا پانی پی لیجئے پانی کا پینا کھانا ہے اور کھانا بھی نہیں ہے ہمارا راجہ دواوشی لکھا اتنی میں دور بارسا رکھ آئے اور ہمارا راجہ کو دیکھ کہ کہا کہ تو نے ہمارا بھوجن کر کے لو کہہ کر مدون بھوجن

کرانے خود کھائے لیا ہے اہلی سزا کے واسطے تھک رہی بدو دعا دیتا ہوں اور اپنی بدو دعا سے ایک صورت نہایت خراب پیدا کی کہ جبکی آنکھوں سے آگ نکلتی تھی وہ لوہا ہاتھ میں لئے مہاراجہ کو سامنے دوڑی اور سو درسن چاچہ سری پریشیر کے ہاتھ میں تھوہیں وہ مہاراجہ کے پاس تھے مگر مہاراجہ نے اپنے فرط حلم سے کچھ نہ کیا نہ رکھ جی نے ناحق سراپ دیا یا یہ سراپ جو سامنے آتی ہو کیا کر پئی جیسے کہڑی کھڑے رہے جب سو درسن جی نے دیکھا کہ مہاراجہ بولے نہیں ہیں اور یہ آفت قریب آیا چاہتی ہو تب خود دوڑے اور اوسکو جلا کر دوڑا۔ راجا سا رکھ کو بھگا یا وہ ذکر صفت بارہویں میں ظاہر ہے۔

### باب پنجم صفت سخاوت میں

سخاوت کے معنی ہیں اپنی دولت جو مشقت ذاتی و فعل حلال سے حاصل کی ہے اوسکو بیواسطہ و غیر وسوسے کو دیدے۔ ذکر مہاراجہ بے روچن و تیریشی راجہ کا مہاراجہ بے روچن جب سے تخت نشین سلطنت ہوئے انکے ہاتھ سے سب دیوتا عاجز ہو کر سری پریشیر سے داد خواہ ہوئے پریشیر نے کہا کہ اس راجہ سے اڑ کر تم لوگ کسی طرح سربرہنہ کے صفت ایک صورت اسکے مارنے کی ہے کہ یہ راجہ جیسا بہادر ہے اوس سے زیادہ سختی ہے کہ کسی سائل کو اپنے دروازہ سے خالی نہیں ہو سو تم لوگ برہمن بن کر اوس کے دروازہ پر دوپہر کے وقت سوال کرو اور جب وہ پوچھے کہ کیا مانگتے ہو تب کہو کہ ہم تمھاری زندگی کو مانگتے ہیں وہ دیکھے وہ اوس وقت اپنا جان دیدیوے گا یہ سنکر دیوتاؤں نے برہمن کی صورت بنائی اور دوپہر کے وقت راجہ بے روچن کے دروازہ پر جا کر راجہ سے وہی سوال کیا اوسنے بہت خوش ہو کر کہا کہ واہ کیا اچھا برہمن تم نے آج مجھ سے مانگا دیکھو اس دنیا میں انسان کا جسم پاکیزہ جو کوئی کسی کے کام میں نہیں آتا ہے اوسکا زندہ رہنا بیفائدہ ہے چاہئے کام لگائے میں جان جاتی رہے مگر عذر نہ کرنا چاہئے اس واسطے کہ یہ جسم موتام میں غلقہ ایک دن خود بخود چھوٹ جاوے گا اوجس فیصم کو یا اسکی متعلقہ اشیاء کو ارادہ کر کے دوسرے کام میں دیا اوسکو آفرین ہے اور اوس وقت اپنا جان چھوڑ دیا۔

ذکر راجہ برہبریک کا۔ مہا بہار تعین اٹھارہ چھبئی دل جمع ہوئے اوس میں راجہ برہبریک آئے اور تین تیر ہاتھ میں تھے سرکیر میں چیرنے پونچھا کہ تم کسی طرف شریک ہو گے اور تین تیر کیوں رکھتے ہو راجہ نے کہا کہ صیغہ غفلت ہوگی اوس طرف میں تیریک ہو گا اور تین تیر اس واسطے رکھتا ہوں کہ ایک تیر جب چھوڑ دنگا تب سب

آدمیوں کی نسبت کی جگہ پر جسم میں اپنا نشان بنا کر لوٹ آویگا اور دوسرے تیر کو جب چھوڑوں گا۔  
تپ اونہیں نشانات پر لگ کر سب کو مار ڈالے گا، اوتیسے تیر سے پاس مار دے گا طور پر موجود  
سیکا اسکو تیر کی کرشن چندر نے کہا کہ ہمکو اسکی صداقت کس طرح ہو کہ تیر کو رہا آدمی کی موت  
کی جگہ پہنچا کر اور نشان بنا کر لوٹ آویگا کہا کہ بھی، دیکھو اور تیر میں شکر لگا کر چھوڑ دو،  
دوسرے سب کے جسم میں لگ کر موت کی جگہ پر نشان کیا اور تیر کی کرشن چندر کے پاؤں کی تلو میں  
نشان کیسے لوٹ آیا تب کرشن چندر نے سوچا کہ اس مہا بھارت میں جو جود میں وغیرہ کنور دنگی  
شکست ہوگی اور جیت یعنی فتح جو ہر شتر وغیرہ پھڑان کی لکیر ہو جسوقت اونکا شریک ہو جائیگا  
بھڑا سکی ہارنا ممکن ہے اور جو مطلب سوچا ہے رہ جائیگا اس واسطے پوچھا کہ بھاری بہادری  
ہم پر ظاہر ہو گئی تم سبھے بہادور اپنے وقت کے بے مثل ہو مگر بہادری تمہاری اگر سخاوت  
کے ساتھ ہوتی یعنی تمہارے جسم میں سخاوت بھی ہوتی تو نہایت بزرگی تھی اوسنے کہا کہ سخاوت  
اسکے المضاعف رکھتا ہوں کہا کہ اسکی تصدیق کس طرح ہو اوسنے کہا کہ شکل سے شکل کا ہم مانگ کر  
دیکھ لیجئے کرشن چندر نے کہا کہ اپنا سر کاٹ دیجئے کہا کہ بہت اچھا لیجئے مگر میں اس لڑائی کو دیکھنے کے  
واسطے آیا تھا اور جسم کے ساتھ آزر و کا باقی رہ جانا اچھا نہیں ہے اسکی کوئی تدبیر کر دیجئے کرشن چندر  
نے کہا کہ اچھا ہم لڑائی اسکی تم کو دکھا دیوں گے اوسنے اوسوقت اپنا سر کاٹ دیا کرشن چندر نے  
ایک بلند جگہ پر اسکو تیروں پر رکھ دیا وہ لڑائی دیکھتا تھا اور جب مہارتی ارجن اور بھگت پانڈیہ  
ہاں مارتے تھے اوسوقت جوش بہادری سے خوش ہو کر تھمہ مارتا تھا اور تیروں کی اوپر سے جست  
مار کر اوپر اوڑھتا تھا اور پیٹھ جاتا تھا۔

ذکر مہاراجہ کرن چندر بنی راجہ کا۔ مہاراجہ کرن چندر بنی راجہ کی سخاوت تین صفتوں کے ساتھ  
تھی اول یہ کہ جس کا ملے راجہ کو پاس آتا تھا اسکو اوٹھ کر لے لے تھے دوسرے جس قدر سیال آتا تھا  
طریقہ دکھاؤں جس قدر زیادہ دیتے تھے تیسرے بعد دینے کی سیال سے غدر نہ کیجئے دینے کا کرکتہ ٹوری  
دو تک پوچھنے جاتے تھے اور مہا بہارت میں دور نا چایچ نے انداز کیا کہ راجہ کرن کا کہنے کہ نہ  
ولین سوچ کر کونچ ہے وہ جب تک باہر نہ جاوی گی انکو کوئی مارتا نہیں مکتا ہے اور مہا بھارت میں پانچویں  
پنڈو اور کرشن چندر کو چھوڑ کر سب بہادورن کو کھیت میں آجانا چاہیے اس واسطے راجہ

کرن کے پاس گئے اور سورج کو چرخ مانگی راجہ فراموش وقت اپنا جسم پہاڑ کے نکل دیا نہ کی۔

ذکر مہاراجہ ہرش چند سورج منی کچھ کا مہاراجہ ہرش چند ایک مرتبہ تنکا میں شہر سے باہر ہوئے اور وقت بوقت

انکی سخاوت کی امتحان کیا اسلئے جنگل میں تین صورتیں بنائیں۔ پہلی صورت لڑکی اور دوسرا

سے کہا کہ آپ اپنے راج میں جب لڑکیوں کا بیاہ کر دیا کرتے ہو تو میری لڑکی بیوہ نہ لائق ہے

اور لڑکا ہی مل گیا ہے اسکا بیاہ کر دیجیے مہاراجہ نے کہا کہ جنگل میں میرے پاس کیا ہے جس سے

بیاہ لیا جاوے اور وہاں چلو وہاں چو جاوے گا میں نے کہا کہ جو کچھ دینا چاہتے ہو اسکا شکب

کر کے اسکا بیاہ کر دیجیے بیاہ کا کام یا اور کار خیر آئندہ وقت پر اوشکار کھانا چاہتے ہو اسکا

بہت اچھا یہ کیجیے اور بیاہ کر کے لڑکی سے کہا کہ مجھ سے کچھ مانگاؤ سنئے کہ تو میرے مانگنے پر دیو

یا نہ دیو۔ گے گا مہاراجہ نے کہا کہ غزوہ دیو کا میرے خاندان میں ہمارا نسل کا سوال رواں پنا قول ہو

نہیں ہوتا ہے اور سنئے کہ جو کچھ دولت تیری بادشاہت میں ہے سب جو کچھ دیو سے مہاراجہ نے

خوش ہو کر شکب کر دیا اس کے بعد میں جی بولے مہاراجہ جو کچھ دیو سے کچھ مہاراجہ نے کہا کہ اس

دو دنوں سے سوا میں سوچنا مانگا مہاراجہ نے کہا کہ سوا میں سوچنے پر مجھ کو فروخت کر لیا اور شہر میں

سب بادشاہت لڑکی کو دیدی اور یہ بہن کو سندھ مع رانی دلا دیا روانہ ہوا کہ کاشی جی رہتی ہو میں

پر فروخت ہو کر دو کو مہاراجہ رکھو سورج منی راجہ کا۔۔۔ مہاراجہ رہا۔ ایک۔۔۔ قہر سمجھا

گنگا جی آستانہ کرتے تھے ایک بہن نے مہاراجہ کا ساتھ ہزار رانیوں کو دیکھ کر اور دیکھ کر لڑکی

اس میں سے مجھ کو مل جاتی تو اچھا تھا مہاراجہ نے کہا کہ کیا مانگتا ہے کہ ایک لانی چاہتا ہوں کہ ان

سب میں دیکھ کر لے لے جب بہن سب کو دیکھ کر آیا اور ایک دوسری سے فرق لھی مٹی نہ کر سکے

کچھ نہ بولا مہاراجہ نے کہا کہ بولتا کیوں نہیں ہے کہ آپ کی سب لڑکیاں میں نو کہیں ایک بولتی ہے

اور میں ایک رانی لینا چاہتا تھا اب میری عقل حیران ہے کہ کس کو لینا کہوں اور کس کو نہ کہوں! مہاراجہ نے

کہا کہ سب لیوے گا کہا بان اور سو وقت ساٹھ ہزار رنیاں کا شکب کر کے اسکو دیدیا اور دینا

کا تو بننے والی اسکو اس کے خرچ کے واسطے دیدیا۔ اور جب مہاراجہ کو راج کر کے بہو جت

جائے کی اور میں تمام دولت اپنی اسطرح پر چڑھ کر دیا کی کہ سوا میں مٹی کے پتھر کے روضہ و دیوار

کا سا باقی نہ رہ گیا۔ ذکر مہاراجہ فرک سورج منی راجہ کا۔ مہاراجہ فرک فراموش وقت میں

کودن کے شنگھپ کر کے معمول کیا اور اس کثرت سے گودین معولوازم اس کے دان کی بین جس کا حصہ نامکن ہے چاہیے آسمان کے ستارہ اور زمین کے ذرہ حساب میں آجودین مگر مہاراجہ نرگ کی کودن کا حساب نہ ہو سکے گا تمام زمین جو دولت سلطنت کی حاصل ہوئی وہ سب اسی کام میں خرچ کی اور اپنے نفس کی ضروریات میں کچھ نہ لگایا۔

ذکر مہاراجہ جو دہشت چندی رہی راجہ کا مہاراجہ جو دہشت نے اپنے عہد سلطنت میں دستور کیا کہ روز بروز اٹھنا برہمن پر شاہ دیا یون تہ کمانا کھاؤں اور اپنی جانت تک ہی کیا۔

### باب ششم صفت قناعت میں

قناعت کے معنی میں تھوڑی چیز کو بہت جانتا اور جو کچھ سیر وسیلہ وغرض مل جاوے اس کو خوش ہو کر مانتے اور زیادہ کی حرص نہ کرے۔۔۔

ذکر مہاراجہ نم سورج منی راجہ کا۔ مہاراجہ نم فراموش تہ جب کیواسطے پشٹ جی مہاراجہ کی کیا اور پشٹ جی کو اندر نے بولایا اور اندر لوک میں اندر نے اپنی جگہ کرنا پشٹ جی سے شروع کر دیا۔ مہاراجہ نم فراموش کیا کہ پشٹ جی مہاراجہ جب کہ کو آوین گے اور دینا میں زندگی کا اعتبار کچھ نہیں ہے ایسا کام اٹھا کر کھانا چاہئے اور یہ بات مہاراجہ نم سے جگ شروع کی اور اس وقت پشٹ جی اندر لوک آئے اور جگ میں اپنے نہ بولائے مہاراجہ کو۔۔۔ اپنی سرخیا کا دیا مہاراجہ اسی ساعت مر گئے اور جب جب پوئی دیوتاؤں نے خوش ہو کر مہاراجہ کو زندہ کیا اور کہا کہ ہم کچھ بزدان مانگو مہاراجہ نے کہا کہ ہم فریوت ہو واسطہ و عرض پائی ہے اسی میں ہو خوشی ہے زندگی کی خواہش نہیں رکھتے اب ہو کو یہ آفریاد دیکھئے کہ ہمارا نہ رہئے دیوتاؤں نے کہا کہ اچھا اسی وقت مہاراجہ پھر مردہ ہو گئے۔

ذکر مہاراجہ دیو پائی چند منی راجہ کا۔ مہاراجہ دیو پائی اپنی بھائی سن سے خفا ہو کر جنگل میں ٹھیکہ رہتی تھی اور مہاراجہ سن راجہ کرتے تھے ایک وقت بارہ برس تک راجہ میں پائی نہ برسا برہمنوں نے بچار کر کے مہاراجہ کو کہا کہ پائی کا نہ برسا مہاراجہ دیو پائی جنگل کا باعث ہے اگر جنگل سے ایک راجہ کریں تو پائی بر سے بہتر مہاراجہ جنگل میں گئے اور راجہ کرنے کے واسطے عرض کیا اور انھوں نے منگور نہ فرمایا کہ ہم جنگل پھانچیں پھر رہے گور راجہ جانتے ہیں تم لوگ کو خوشی سے راجہ کر پائی بر سے گات مہاراجہ سن لٹ اور دیو پائی مہاراجہ دیو پائی نے کھاتھا اسی طرح و پس میں پائی بر سا پایا۔

## باب ہفتم صفت سلیم الطبعی میں

سلیم الطبعی کے معنی میں شور و شر سے پرہیز کرے اور باوجود مقدرت و کمال کے کسی سے شہینہ نہ کرے اور نہ بی زلفان وضع کام کرے۔

دکھ مارا لیر لیر کچھ سوچ رہی راجہ کا۔ مہاراجہ امر کچھ کو سری پریشی نے سب دس چاٹا ایک! خفا کہ جسکا سامنا کوئی نہ تھا نہ نہیں کر سکتا ہے اور چاہتے تو اپنے زور سے ہر ایک کو گزند دیا دیتے بلکہ کوئی دیوتا باقی نہ رکھتے مگر کبھی کسی سے شور و شر نہ کیا اور نہ یہ مانا کہ سو دس چکر البشیر کے شکستہ ہمارے پاس ہے۔

## باب ہشتم ونعم صفت تزکیہ نفس پسنداری عواص میں

تزکیہ نفس گوشتہ میں نفس امارہ کو طرح طرح کی خواہشوں سے پاک کرنا اور پسنداری عواص یہ ہے کہ جو خاصہ جو اپنے کام میں ملالنا نیک بد مصروف رہتے ہیں اور کو بے اختیار کر دیا۔ دکر مہاراجہ جنکا سورج مٹی راجہ کا۔ مہاراجہ جنک میں یہ دونو صفتیں اس درجہ کو پہنچیں تھیں کہ ایک ہاتھ پھول پر رکھتے تھے اور دوسرا ہاتھ لکڑی گرم تیل میں اور پھول کی ٹھنڈک اور لکڑی والے گرم تیل کی گرمی اثر نہیں کرتی تھی اور تمام عمر دنیا میں سلطنت کا کام کیا مگر نفس کی خواہش اور عواصوں کی مختاری کبھی کسی کام میں نہوئی پر مہنس راج سکدیو جی نے مہاراجہ جنک سے سوال کیا کہ دنیا داری کی کیا رہ کر دنیا سے علیحدہ ہونا کس طرح ہوتا ہے کہ ہمارا لوگ دنیا میں رہتے ہیں مگر دنیا سے علیحدہ رہتے ہیں جیسے گل پانی میں پیدا ہوتا ہے اور پانی اوسکو کبھی نہیں چھو سکتا۔

## باب دہم صفت ریاضت میں

ریاضت کے معنی میں اپنا دہم کرنا اور اوس دہم کی کیفیات کو گوارا کر کے برخاستہ خاطر سہونا دکر مہاراجہ ہر شہنشاہ چند سورج مٹی راجہ کا۔ مہاراجہ ہر شہنشاہ کو حیووت کیسو اتر جی تمام سلطنت لیکر اپنے سوا دس ہونا پانے کے واسطے معہ مہارانی و لڑکا فروخت کرنے لے چلے اوسوقت راہ میں دھوپ کی شدت ایسی بھوئی کہ درخت جلنے لگے اور پیاس کی شدت سے جان نکلنے کے قریب ہوا تب بسو اترنے پانی لایا مہارانی سے کہہ کہ پانی پی لے اوتنے لنگھ مہاراجہ پانی پی لیوین گوشت میں پانی پی سکتی ہوں بدون اسکے میرا دہم نہیں ہے اور لڑکے سے پوچھا اوتنے کہہ کہ خجک



سے نجات ملے گی اور سوائے اسکے کسی طرح کسی کے کہان کی بات نہیں ہے تب رکھ جی مہاراجہ کے پاس آئے مہاراجہ نے بالکل خطا معاف کر کے سو دس نئی سے بچا لیا غوث فقیر کا نام ہے کہ اپنے دشمن پر اختیار تمام رکھ کر دیکھ کر ایک اور جہدوں سے رکھ جی کو سو دس نئی سے بچا لیا تھا اوس دن سے اس دن تک ایک سال کا عرصہ ہو گیا مہاراجہ نے بالکل کھانا پینا نہ کیا برابر برکے کھڑے رہے اور جب رکھ جی کو پریشان دکھلا چکے تب خود کھانا دیا اسکو کہتے ہیں۔

### باب چہارم صفت علم میں

علم کے معنی ہیں بے پورا جان کو پڑھ لکھنے اور عقل سے وہ علمی کام کرے جو مفید عام اور یادگار زمانہ ہو۔ ذکر مہاراجہ سیم بھونو آریہ کا کہ مہاراجہ سیم بھونو جنھوں نے سب سے پہلے سلطنت کی بنیاد ڈالی اور جنھوں نے پیران کو پڑھ کر اپنے علم سے بننے قانون سلطنت داری اور عدالت گسترشی اور چار درے کے ہیں جاہلی زمانے جہین سے مناسبت کر دیا برس سے یادگار زمانہ دوستو راہل راجگان سے ہے اور باعث حیات جاودانی رہے گی۔ ذکر مہاراجہ راوان لنگاپوری واسے کا۔ مہاراجہ راوان نے ہید پٹیکا لکھا وہی باعث یادگاری ہے اور نہ وہ خود ہے اور نہ کوئی شے کی بنی ہے۔

### باب پانچم صفت عقل میں

عقل کے معنی ہیں نیکی اور بدی کو پہچان کر کام کرنا اور بدیہ و نوبیدہ اور بر و افاقیت رکھنا۔ ذکر مہاراجہ راجن چندریشی راجہ کا۔ مہاراجہ راجن جسکو سسر بابو کہتے ہیں ایسا عقل مند ہوا کہ ہر کسی تمام سلطنت میں جو کوئی اپنے جی میں ارادہ گناہ کرنی کا کرتا تھا اوسکو اسی وقت سمجھ جانا اور ارادہ کے ساتھ اوس جگہ پہونچ کر سزا دیتا تھا اور کہتا تھا کہ علاج واقعہ پیش از دوغ باہر کر دو۔ اور صحت حواس وغیرہ میں جیسا موصوف تھا وہ ذکر صفت ۳۱ و ۳۲ کے بیان میں لکھا ہے۔

### باب ششم صفت حق شناسی میں

حق شناسی کے معنی ہیں دنیا کو جھوٹا اور سہری پر مشیر کو حق مانتا۔ ذکر مہاراجہ پر ملا و دیشی راجہ کا۔ مہاراجہ ہرن کشب نے اپنے بڑے بیٹے پر ملا دیشی کو راج نیت پڑھنے کو واسطے



بیشک ان انخوان نے یہ بیگم کو دیکھ کر صرف رام نام سے کام لیا اور باقی علموں پر توجہ نہ کی ایک دن  
ہرین کشپ نے امتحان کیا یہ پایا دجی نے کہا کہ تمام ہیدوں اور شاستروں وغیرہ کا خلاصہ ماضنام  
اور سکویں نے یاد کیا۔ ہت اور فوج کی جھگت۔ یہی پریشکر کے یہ وہ کام ہیں نے اختیار کیا۔

کانون سے پریشکر کو کھینچنا <sup>۱</sup> محفل سے پریشکر کی کھینچنا <sup>۲</sup> پریشکر کی کھینچنا زبان سے کھینچنا  
پریشکر کو کھینچنا یا دھرتی <sup>۳</sup> پریشکر کے چرن کبل پر پوجا چڑھانا <sup>۴</sup> پریشکر کی استت کرنا <sup>۵</sup>

پریشکر کو پانی، آب بانٹنا <sup>۶</sup> پریشکر کو اپنا دوست <sup>۷</sup> <sup>۸</sup> پریشکر کی راہ میں اپنا کوجان مال بٹھارنا  
یہ سنگم ہرین کشپ نے پرہلا کو اٹھاکر زمین میں ٹپک دیا اور کہا کہ ہمارے دشمن دیوتاؤں نے  
اسکو خراب کر ڈالا ہے کہ طیرح کی تکلیف دیکر اسکی عادت چھوڑنا چاہئے اس کے واسطے ہاتھوں کے  
پاؤں کے پر پنجہ دیا یا پہاڑ سے زمین پر گرایا لگ میں جلایا پانی میں بانڈہ کر دیا کہ انے نیچے  
دیا نہر دیا یا پانیوں اور پھوون سے کٹوایا ہمت دن کمانا نہ دیا ستروں کا پردہ گ کیسک  
پرہلا دجی نے ہرین پریشکر سے کام رکھ کر اپنا طریق نہ چھوڑا جسکی بدولت پریشکر کے جھگوت  
بھگت راج کے گئے۔

### باب ہفتم صفات فرمانروائی میں

فرمانرواؤں کے جاری کرنے کی کہتے ہیں اور فرمانروا یعنی بادشاہ سمجھا وہ ہے جسکا حکم نہ روکے  
- ذکر فرمانروا یہ یہ میرت سرشرٹ کرنا راجہ کا۔ مہاراجہ پرہ جنت سے جرتھ رات کے انہیں  
مٹانے کو مایا ہتھا اس کے نشان سات مرتبہ پیہ کی آدرف سے سات دیپ لینے ٹاپو اور  
ہر ایک کے ہاتھ میں دین گئے تھے جسکا ذکر صفت ۲۷ کے بیان میں لکھا ہے اور کو دیکھ  
کر بخیر کیا کہ ساتوں سمند میں صوف خالی پانی رہنے سے کچھ کام نہیں ہے چنیدہ چاہئے  
جس سے ہماری علیا علیا عہدہ اشیا کو بآسانی پاوے اور حکم دیا کہ ایک سمند میں ٹپک  
ہو جاوے اور دوسرے میں مٹی پھارس اور تھکے کا بے اور تیسرے میں دودھ اور چوتھے میں ہا  
اور پانچویں میں آمان پانی اور چھٹوں میں گھی اور ساتویں میں شند وہ سب انہیں  
چھوٹے ہو گئے اور ساتوں دیپ کے گرد موجود ہے نام ساتوں دیپ کا۔

۱ چھوٹے دیپ ۲ شمالی دیپ ۳ کش دیپ ۴ گھوٹے دیپ ۵ شاخ دیپ ۶



باب چہریم حقیقت سچا مت میں

سچا مت کہ جسے بہادری میں لینے حق کام پہنچنی جان کا خوف نہ کرنا۔ ذکر ہرین ناچھہ و تیر سنی راجہ کا۔  
 ہرین ناچھہ کشتب جی کا لڑکا ہرین کشتب و تیر کا بھائی ہے اسے پہلے امرتونی جو دیوتاؤں کو بھگایا اور پندر  
 بین بھگنا کر ہرین جی سے لڑنے لگا اور انھوں نے جینے کے کاغذ کے لٹرائی ننگی وہاں سے لوٹ کر لڑائی  
 سے روکنا کہ میری قوم کے دشمن دیوتا کہاں ہیں ان سے لٹرائی چاہتا ہوں نار دجی کی لڑائی  
 کے بغیر رسائل جو وہاں دیوتاؤں کے مددگار پر شہر کا اقتادہ بارا جی ہیں جو بچا پاس کر دیتے ہیں جو کوس  
 جو بھیر زمین کو اپنے ایک واٹھ پر رسائل سے اٹھائے پانی پر لے آئے ہیں ان سے تمہاری لڑائی  
 ہو گی وہاں پر جاؤ وہ یہ سنکر اسی وقت رسائل میں پہونچ کر لڑائی شروع کیا اور ایسے ایسے کہ بارا جی  
 پر بارے کہ سو دوسرے چکر وغیرہ ہاتھ سے چھوٹ کر علیحدہ ہو گئے اور بارا جی کے ہاتھ نہ لگایا  
 ذکر ہرین کشتب و تیر راجہ کا۔ ہرین کشتب نے جب سنا کہ ہرین ناچھہ کو بارا جی نے مارا اپنا لالہ لیکر  
 اٹھھا اور کہا کہ جہاں لبش بھگوان ملین گئے اوکو زندہ نہ چھوڑوں گا اور چھپ سہا ریت لوک مینٹھ  
 جہاں بھگوان۔ پتہ ہیں وہاں جا کر تلاش کیا بھگوان نے دیکھا کہ ابھی اسکے نزدیک وقت نہیں  
 ہو کہ ورنہ بڑبڑ لٹرائی کرنا پڑتی اور سولے اسکے کہ اوکھہ چھوڑ کر اسے جسم میں گذرا دیا قیام کیا جاوے  
 اور کسی طرح پناہ نہیں ہے اور ہرین کشتب کے جسم میں سما گئے جس وقت ہرین کشتب نے بھگوان  
 کو اس میں پناہ لوٹ کر کہا کہ افسوس میرا دشمن بے مارے مر گیا بھگوان اسکے مارنے کی تڑپا تڑپا رہی  
 ذکر ہرینا سرو تیر سنی راجہ کا۔ ہرینا سرو کے ہزار ہاتھ تھے اور تلو میر ہپاڑ کے دکھن طرف سونت نگر  
 میں تخت کاہ بنا کر سلطنت کی جس وقت لٹرائی کرنے کیواسطے دیوتاؤں کی طرف متوجہ ہوا وہ  
 بھگوان۔ نکلے تب سری سہا دیو جی کے پاس جا کر کہا کہ بھگوان آپ نے ہزار ہاتھ دیے اوکھی زور زانی  
 کے واسطے میں میں تجھ سے والے ہاتھوں کی پاپس گیا اور بھگوان نے سنا نہ کیا اور پناہ دینا ہاتھ مارا  
 میری خفی کو اٹھانا سکے ایک بے حقیقت ملائم چیز کی طرح مل گئی اور جو کوئی لٹرائی انہیں ملتا ہے  
 اسوجہ سے میرے ہاتھ کھلا ہن اور ناخن بوجھ ہیں آپ دیا کر کے کسی جگہ میرے ساتھ کال لٹرائی لیتا  
 مہا دیو جی نے کہا کہ ایک لٹرائی بھگوانے گا نا طرح رکھ بنا اس نے کہا کہ کب ملے گا مہا دیو جی نے  
 کہا کہ جس دن تیرا پرہہ و رعالت کا بدول ہو از میں میں گر پڑے اسی مہینہ میں جسے ساتھ لٹرائی

بانام سر نہت خوش ہوا اور مکان پر آکیر نوکرون کو حکم دیا کہ اس پر ہر کو کو گار کھو کہ خود بخود دیکھ کر آتا ہے  
بقیہ اس کے نوکرون نے نگاہ بانی شروع کی اتفاقاً ایک دن بدون ہوا وہ پسر گرا اور لوگوں نے جاگیر لے  
غرض کی بانام سر بہت خوش ہوا اور مہادیو جی کے پاس جاگیر اور کی اطلاع دی مہادیو جی نے کہا کہ خوب  
فوجیں طیار کر چکے ہمارے اور زور دار سے تھک لڑنا پڑے گا اسی عرصہ میں سرکیر شین چندر کے پوتا اور وہ  
سوت گنمرن آکیر بانام سر کے پاس قید ہو گئے۔ پہلی خبر پاکیر گنیش چندر بارہ اچھو پنچا دل فوج سے  
بانام سر پر چڑھائی کی اور بانام سر بھی بارہ اچھو پنچا دل فوج آکیر شہر کے باہر مقابل ہوا مگر یہاں کر شین چندر  
سورسن چکر سے بانام سر کے ہاتھ کاٹا شروع کر کے جب چار ہاتھ باقی رہے اور بانام سر بڑا ہی  
خوب آسودہ پنچ گیا تب مہادیو جی نے آکیر بانام سر کو چھوڑ دیا اور لڑوہ جی کو سرکیر شین چندر کے  
ساتھ کر کے لڑائی موقوف کرادی۔ دگر بھیکیم تپاسہ چندر بنی رام کا ایک تہہ پر مرام جی  
چھتریوں کو مارنے ہوئے بھیکیم تپاسہ کے پاس پہنچے اور کہا کہ ہم وہ پر مرام جی جنھوں نے  
اکسین مرتبہ چھتریوں کو مار کر دنیا کو صاف کیا ہے بھیکیم تپاسہ نے کہا کہ مہادیو جی اس وقت  
ہم نہیں تھے اب ہم ایک چھتری موجود ہیں ہم کو مار دو تو سب چھتریوں کا مارنا صحیح سمجھا جاوے اور لڑائی  
شروع کی اور مین پر مرام جی کو سوا سے بھاگنے کے اور کسی طرح بچا دیکھ نہ پڑا لڑائی چھو کر  
بھاگ گئے۔

### باب نوز دہم صفت اقبال میں

اقبال اسکا نام ہے کہ اپنے کرنے سے اور بدوں اپنے کہنے خاطر خواہ کاموں کا سر انجام دے دیتی ہے  
چراغ ہے۔ ذکر ہر کشت و تیر بنی راجہ کا۔ ہر کشت جسدن رات کی وقت اپنی چکری میں تجویز کرتا تھا  
کہ کلمہ فلان صحت کو دورہ کرنا ہے اس وقت پڑے پڑے دیوتا اس صحت کو تغیم سے مشکا کر کے  
پسے سب شرکین صاف اور پانی سے چھڑکتی تھے اور بڑا اسکے شرک پر پھول بچھاتی تھے صحت کی  
وقت راجہ اسی ٹھنڈی شرک پر اندر رفت کرتے۔

دگر مہا راجہ بنے راجن تیر بنی راجہ کا۔ مہا راجہ بنے راجن ایسے بلند اقبال ہوئے کہ ہمیشہ اپنے  
مخالف دیوتاؤں پر ظفرایا ہوئے تھے اور انکے حملہ سے کوئی دیوتا ہلکا نہیں سکتا تھا۔  
دگر مہا راجہ امیر کچھ نورج بنی راجہ کا۔ مہا راجہ امیر کچھ کے عہد سلطنت میں سری

سرمی پریشی سے سو درجن چکر کو حکم دیا کہ تم مہاراجہ کے سامنے حاضر ہو جاؤ اور جو مخالف مہاراجہ کو  
اوسکو مار دجو سو ف و دو بار سا کھ مرآپ سے ایک صورت حزب راہ کو مار دو و جی سو درسن جی سنے  
اوسکو خانہ کڈالو اور دو بار سا کھ کو تمام دنیا میں بچہ لکر مہاراجہ کی قدیموں میں گرا دیا۔

ذکر مہاراجہ رگھو سو ج منی راہیکا۔ مہاراجہ رگھو کے عہد سلطنت میں برتن نو من کے  
برید رتھ کو تہ جس جی کو چوہہ کور و اشرفیان اپنے گوردھنا دینے کے واسطے مانگنے  
گئے اور مہاراجہ رگھو سو جت جگہ اس کے تمام سامان سلطنت کا دان کر کے چھ تھوٹی کے برتنوں میں  
رفع فرمایا کرتے تھے اس حال کو دیکھ کر کوئس جی نے سوال کیا کہ اشرفیاد دیکھ کر چاہا مہاراجہ  
سنے پوچھا کہ بون کچہ کے آپ کیوں لوٹے ہو جو کچہ کہنا ہے اوسکو کہہ دینا چاہئے اور انھوں نے  
کہا کہ میں جی گوردھی سے جو دیوید پاشہ چکات اور انھوں نے حکم دیا کہ چوہہ کور و اشرفیان گوردھنا  
دیکھ کر جاؤ اس کے واسطے میں آپ کے پاس آیا تھا لیکن میری کم نصیبی کہ بوقت گیا آپ کی پاس گیا  
کہ میں آپ سے کہوں اور آپ دیوین مہاراجہ نے کہا کہ میرے پاس دولت کا نہونا ظاہر ہے مگر آپ  
شہرین میں بندوبست کرتا ہوں جب منزل سکے گا لوٹ جانا اور تجویز کیا کہ ہم مہاراجہ تین لوگ لے کر  
ہیں اور گوردھی دولت کے مالک ہیں اونسے لیکر یہ ہمیں کو دینا چاہئے اسپر کو برجی ذرات کیوت  
اشرفیان برہنا شروع کیں یہاں تک کہ تمام اجودھیا اشرفیوں سے گوردھی صبح کیوت خراجیوں نے  
عرض کی کہ مہاراجہ کوٹھیاں اشرفیوں سے رات کیوت خود بخود بھگتی ہیں اور ہر گھڑ راہ اشرفیان  
ڈیمیر میں کما چوہہ کور کی دس گز میں یعنی مالوہ کور و اشرفیان کوٹھی سے اکتو دیا دین اور بار بار دیا  
بندوبست ہوا اور جو اشرفیان راہ میں پیری ہیں وہ ہمارے خزانہ کیواسطے جمع کیا دین اور جو مکان  
رعایا میں اشرفیان ہیں یہ سب مکان والوں کو معاف۔

### باب بستم صفت طاقت واری میں

طاقت زد کو کہتے ہیں جس سے طرح طرح کے مشکل کاموں کا سر انجام ہو جائے۔  
ذکر مہاراجہ راوٹ لکاپوری والو کارا دن کو شیوجی کاٹرا بھگت تھا جب پارہتی جی لہنا نجل بہا پور  
ہو تین اور شیوجی کیلاس پر ہوتے تھے دو نو بہا ڈونکو ہاتھ سے اٹھا کر شیوجی اور پارہتی  
جی کا پوچھ کر رہا تھا۔

ذکر مہاراجہ چندر بنی راجہ کا جب وقت با آسرا اپنے ساتھ لڑنیا لے کر تماشہ کی اور کوئی نہ ملتا تب  
پہاڑوں کو دیکھ کر انداز کیا کہ یہ بہت بڑی مضبوط بیٹھ میں اور کسی کو ہانے لائق نہیں ان پر روز  
آرنا ناچا ہے اور پہاڑوں پر ہاتھ مارا کرتے پھاڑا دکھائے اور کتے پہاڑیوں کو ہاتھ سے ملے تو ان  
- ذکر مہاراجہ سکر کے ساتھ ہزار لڑکوں کا - جس وقت مہاراجہ سکر کے بسوجت جنگ میں اندر  
گھوڑا چڑا کر کیل دیو جی کے پاس پتال میں بانہ دیا تھا اس وقت ان لڑکوں نے پیار و ملیف میں  
کھونا شروع کیا ایک ہاتھ سے چار کوس لمبی چوڑی گدی مٹی اور کڑی تھی جسے چا سمنڈ نے دیکھا  
وہ پس چھو وہ پ میں بن کر موجود ہیں -

نام کٹھ دیپ کا - سورن پرتھ - چندر سوگل - آبرتن - رنگ - مندر - ہرن - سپانچ بن  
- سنگھل - لنگا -

ذکر مہاراجہ بھرت چندر بنی راجہ کا - مہاراجہ بھرت لکھ پ ہیں جب جنگ کی طرف توجہ فرماتے تھے تو تیر کو  
ہاتھ سے پکڑ لاتے تھے اور کتے تھے کہ چھیار سے جان بچانا چاہتے تھے میں بھینسا ناز و رک کا کام  
نہیں ہے زور اسکا نام ہے کہ مخالفت کے خاطر خواہ زور کا تحمل ہو کر اس کو مغلوب کر دے اور  
حیوانوں سے زیادہ انسان میں طاقت نفوتی تو زور کی صفت سے موصوف کیوں ہوتا -

ذکر بھیم سین چندر بنی راجہ کا - بھیم سین جب وقت اپنا گدالیکر اٹھتے تھے اس وقت زمین ہلتی تھی اور  
سینس جی کا کھین شکست ہو جاتا تھا اور سب پہاڑ کانپتے تھے اور اچھل کود میں پانوں کی ہوا  
چار چار کوس کے درخت اڑ جاتے تھے اور مہاراجہ میں ساٹھ ہزار ہاتھیوں کو پکڑ کر آسان  
بھینک دیا جو اس میں پکڑ کر آج تک ہزاروں میں کے مردہ پیر کرتے ہیں اور زمین پر نہیں آسکتے ہیں

### باب بہت ویکم صفت یا دوست میں

یادداشت کے لئے ہیں یاد رکھنا اور دیدہ و شنیدہ معاملات کو کبھی فراموش نہ کرنا -

ذکر مہاراجہ بھرت چندر بنی راجہ کا خاندان والے کا - مہاراجہ بھرت کا ہاتھ میں چم بھرت  
ہوا اور جو حال میں جو ہم کا تھا سب بالکل یاد رکھتے تھے ایک مرتبہ راجہ بھرت لکھ پ ہو رہا تھا لکھ پ دیو جی کو آپ  
کیا ان پوچھنے جاتا تھا راہ میں اس کی بالکی اڑ گئی اور کھانے کو بیکار کیڑے کے جب بالکی اڑی اور راہ میں  
انگٹوں کی تب ہر طرح جواب سے راجہ کو ٹھہر کر ان کا حال بیان کیا کہ میں وہ راجہ بھرت ہوں بھیم

انجام کھنڈ کا نام بھرتھ کھنڈ ہو گیا اور میں پہلے راج کرتا تھا بعد اوسکے راج چھوڑ کر گنڈ کی ندی میں بدیا دھر کر پڑ پڑ گیا کی وہاں ایک دن ہرنی کے پیٹ کا بچہ شیر کی آواز سے پانی میں گر پڑا اوس کو اٹھا کر ایسی محبت سے پرورش کیا کہ مرنے پر کا لہجہ سنا پڑا کہ ہرن ہوا وہاں خشک تپہ اور خشک گھاٹ سے گزر کر کے پھیرا بدیا دھر کر پڑ گیا یا اور ہرن کا جسم چھوڑ کر انگلیاں سر میں کے گھر میں پیدا ہوا جو جماب ہو جاتا یہاں ہی پر مہنسی مت رکھتا ہوں کہ دنیا کی سب چیز چھوٹھ ہو اور سری پر شیر سچے ہیں۔

### باب بہت و دوم صفت مختاری میں

مختاری کے معنی ہیں ہر کام میں با اختیار ہونا

زکمر ہرن کشت و تیر کا۔ رامہ ہرن کشت و تیر اپنی ریاضت شتاقتی اختیار حاصل کیا تھا کہ ہر محتاجی کو جو پیدائش مخلوقات چوراسی لاکھ قسم کی ہوئی ہو اوسے مارے مردوں اھنہ دکنو مردوں راکو مردوں ہرنہ کھیر میں دن نہ باہر مردوں نہ تھانیں مردوں اور نہ زمین میں مردوں اور سنا تو دیس میں گیا بادشاہی کر کر خاطر خواہ کام کرتا نہ ہوں اور ہر طرح کی صورت بنالینے کا اختیار تھا بادشاہت کے کام میں راجو کی صورت رکھتا تھا اور لڑائیوں کی وقت میں نہایت خوفناک صورت بن جاتا کہ تیرا سنے اور ہرن ناچھ سکے بہائی نے ایسا جسم اپنا لیا جو لڑا گیا کہ سورج منڈل جو چوراسی لاکھ جو جن کو س زمین سے اونچے پر ہے وہ انکی کمر بابر ہوا اور سکیو لوک کا آنا جانا روز کا کام بطور سیر کے تھا۔

زکمر بھیکم تپا مہ چندر بنی رامہ کا بھیکم تپا مہ کو اختیار تھا کہ جب چاہوں مردان درجہ تک نہ چاہوں نہ مردن جب وقت مہا بھارتھ میں لڑائی کر کے گھرے اول دنو نہیں دھچھنا میں سورج گھا کہ ابھی نہ مردن کا جب اوتہ میں سورج مکر اس کو مودو گئے تب مر گئے اور یہی کیا کہ جب تک دھچھنا میں سورج رہے تب تک اوسے جگہ بانوں کی سیج پر آرام کیے رہے اور جس دن اوتہ میں سورج مکر اس کے ہوسے اوچھدن سورگ کو چلے گئے۔

### باب بہت و سوم صفت تیز میں

تیز کے معنی ہیں ہر کام کو عمدگی کو ساتھ ساتھ مہا کرنا

زکمر مہا بانیہ امیر کریم سورج بنی زکمر کا۔ مہا راجہ امیر کریم زکمر بن کر اوان کیا سٹہ ایک نیر چھپتے ہوئے زکمر خاں خاں قیمت دیکر ہم پہنچائیں جن کو دن نے ایک تیر بجے دیا تھا اور وہ سے بڑی بچے سے خود دیتا

اور سونے سے سونیک و چاندی سے تم مندر ہے دو شاہ شمشیر پر پڑا ہوتا ہوں سے دم کا گوجھا آنا سے  
دودھ کو واسطے پھول کا برتن ساتھ اور باوجود اس کثرت کے سب لوازم ہر ایک کو دیکھا برا قیمت  
ہو گیا کہ حسین ایک رتی کا فرق کی بیشی نہ تھا۔

### باب بست و چہارم صفت خوبصورتی میں

خوبصورتی کے معنی ہیں اپنی صورت رکھنا جسکو دیکھ کر دنیا بیکانہ فریفتہ ہو جائے  
و کہ مہاراجہ پور وروا چند ریشی راجہ کا۔ مہاراجہ پور وروا راجہ گک میں تخت نشین ہوئے اور  
ایسے خوبصورت تھے کہ انکی وضع راری کا حال ناروجی سے سنگم اور بیسی الہستانی اندر  
وغیرہ دیوتاؤں کو چھوڑ دیا اور سورگ سے یہاں آکر رہ گئے جس سے چھ لڑکے پیدا ہوئے۔

### باب بست و پنجم صفت مستقل مزاجی

مستقل مزاجی کے معنی ہیں حیثیت کی وقت میں مضطرب نہ ہونا  
و کہ مہاراجہ کو بلیا شش سو برہمنی راجہ کا۔ مہاراجہ کو بلیا شش نے اپنے عہد سلطنت میں  
کوئی دانو وغیرہ نگلیف و چندہ خلافت کو باقی نہ رکھا ایک تیرہ آوت تک من مٹاؤ دار و لیس و وجود  
مہاراجہ کے پاس آئے اور کہا کہ آپ نے اپنے راج میں نگلیف دی کی رسم شاوی مگر ہونڈ  
دانو پیر ازبر دست مٹاؤ دار و لیس میں نہیں کوئی بچہ ہمیشہ سوا کر تا رہو اور بعد ایک سال کہ انکی  
اوس کے بٹیرا رہنیکا مقرر رہے اوس دھرم دھرم ورنک کہ آدمی جانور درخت کو اپنی دم سے کھینچ  
لیتا ہے اور کبھی طاقت نہیں ہے کہ اوسکو مار سکے مہاراجہ نے یہ حال سنکر مہاکیش ہزار اپنی  
بیٹوں کو مٹاؤ دار و لیس کی طیاری کی اور مقام پر پہونچکر دھونڈہ دانو کے سامنے کھڑے ہوئے  
دانو نے اوتھر کر مہاراجہ کی طرف ایک دم چھوڑا اوس واکیش ہزار بیٹوں میں بیٹا ہزار نو سو  
ستانو سے جل کر خاک ہو گئے صرف تین بیٹے اور مہاراجہ باقی رہے مگر مٹاؤ دار و لیس مستقل مزاجی  
کچھ خیال نہ کیا لڑائی کر کے دانو کو مار ڈالا جس کے باعث سی مہاراجہ کا دوسرا نام  
نام دھونڈہ مار ہوا۔

### باب بست و ششم صفت نرم دلی میں

نرم دلی دل کی ملاہیت کو کہتے ہیں جو کبھی نگلیف دیکھنے سے



ذکر مہاراجہ اتھرجی رگھونبیس راجہ کا۔ مہاراجہ اتھرجی نے حکم دیا کہ ہمارے عہد سلطنت میں کوئی کسیکو تکلیف نہ دے اور بیٹوں سے کام نہ لیا جاوے اور نہ کو دین دوجی جاوین اور طوطا مینا وغیرہ جانور جو آسیدوں کے ہاتھ میں قید رکھے جاتے ہیں انکو کوئی نہ پکڑے اور سب کا رنج جو دوسرے کی وجہ سے ہوتا ہے مٹا دیا۔

### باب بیست و ہفتم صفت الوا العزری مین

الوا العزری طبیعت داری کو کہتے ہیں جو طرح طرح کی چیزیں ایجاد کرے اور مشکل سے مشکل کام کا سرانجام واسطے آسائش خلق کے کر دے

ذکر مہاراجہ پریر برت راجہ کامہاراجہ پریر برت فی ایک پدم دس کروڑ برس راج کی اور اپنے عہد سلطنت میں تجویز کیا کہ میرے وقت میں کوئی آفت ارضی و سماوی جس سے تکلیف خلائی کوئی ملتی ہو نہ ہونا چاہئے اور دنیا سے آفت کی رسم مٹا دی اور پھر کہا کہ چار پہروں کی عبادت ہو جاتی ہو اور قاب کو ہنوز جہان تاریک یہ معلوم ہوتا ہے اور میں نے ہر طرح کے عجیب و غریب کی صفائی کر دی جو یہ اندھیرا ہی دنیا میں مٹا دینا چاہئے اور جیسار تھ سوج ناراین کے پاس ایک پھیر والا سات منو جو گھوڑے اللہ پر چلنے والے چلاتے ہیں بتدبیرات مناسب بنایا اور اسی قسم کو گھوڑے منگو اور دسین لگائے اور ہر روز کیوقت اوس پر سوار ہو کر تمام دنیا کا دورہ سات مرتبہ شروع کیا اوسکی روشنی دن کی طرح رات بھر پھیلی رہتی تھی اندھیرا نام کرنے کو دیکھ نہ پڑتا تھا اور سات مرتبہ کی آمد رفت پچیسے سات ویں اور سات سمندر بن گئے تھیں دیون اور سمندروں کا نام بیان صفتء امین لکھا ہو۔ ذکر مہاراجہ پریر تھوراجہ پریر برت کے خاندان والے راجہ کامہاراجہ پریر تھوڑے اپنے عہد سلطنت میں انداز کیا کہ زمین پر نشیب و فراز ہے اور آبادی زمین کے خلاف ہے یعنی جسکو جہان رہنا چاہئے وہاں نہیں رہتا ہے اور پیشہ جدا جدا نہیں ہے یہ سب کام ہونا چاہئے اور جہان کی آفتاب نکلتی ہے اور جہان غروب ہوتا ہے وہاں تک سب زمین کو برابر ایک تختہ مسطح کر دیا اور مثل طرح کی آبادی زمین پر کی۔ لگانوں پر پورے شہر کا قلعہ پورے پورے گوسالہ تک چھاونی کے کمان ہر چیز کی۔ کیمت والے اسکان۔ سپاڑ کی کھاڑی کو مکان۔ رگانون اوس آبادی کو کہتے ہیں جہاں آبادی ہو اور بار بار زلزلہ اور پورا دس گولہ کو کہتے ہیں جہاں آبادی

معر بازار ہو اور جان بہت بازاریں ہو دیں اوس آبادی کو شہر کہتے ہیں اور جس جگہ ایشیائی گمان اور حاکم وقت رہے وہ قلعہ ہے اور جس جگہ اہمیر رہتے ہیں وہ پورہ ہے اور گوسالہ طواریف نامہ وغیرہ جانور دیں کے رہنے کے مکان کو کہتے ہیں اور کھان کو جگہ کو کہتے ہیں جہاں ہونا چاندی جواہرات یا کسی قسم کی چیزوں کا ہجوم ہو اور جبکہ صرف کمیٹ وائے رہتے ہیں وہ کمیٹیوں کے چھپر ہیں اور ہپاشکی کھاڑ لیون میں چونکا رسی وغیرہ رہتے ہیں وہ ہپاشی آبادی ہے۔

اور تمام رعایا کو بولا کر ہر ایک کا پیشہ جدا جدا اور سب کی معاش کا اوسی ذریعہ سے منفی کر دیا جسکی وجہ سے ہر قسم کا پیشہ جات اور اوسکے کاموں میں طرح طرح کی ایکادوں کی صورت اور دنیا کا فروغ قائم ہے اگر کوئی چاہے ہمارا جہ پرتھہ کے وقت کی نئی ایکادوں کی تعمیر اور لکھے تو کمان تک لکھے بے شمار چیز ہے اور جو کچھ ہر اونہیں کا بنایا اور کیا ہے۔

ذکر ہمارا جہ پرتھہ بریکھ پریرت کے خاندان والے کا۔ ہمارا جہ پرتھہ بریکھ نے انداز کیا کہ میرا شاستر میں لکھا ہے کہ جگ کرنے سے زمین پاک ہوتا ہے اور میں اس میں کا چکر دیتی راہ ہوں اور میرے عہد سلطنت میں جگ ہو کر تمام زمین پاک ہو جانا چاہئے اور ایک طرف سے زمین پر جگ شروع کر کہ جگہ جگ کر ڈالی جس جگ کی بدولت ہر جگہ پر کس جتا موجود ہو اور سب کی جگ پوری ہوتی ہے۔

ذکر ہمارا جہ راون لنگا پوری والے کار راون نے اپنے عہد سلطنت میں تجویز کیا اور پتاؤں کے پاس بیان ہے جو اپنے ارادہ پر ہوا میں پتے ہیں اور میں ہمارا جہ ہوں میری گھر میں ہر قسم کی چیز چاہئے اور لنگا پوری سے کویر جی کا جان لایکہ موجود کیا اوسی پر سونہ اکڑتا تھا اور لمبا کی چوڑائی اسکی چار چار کوس تھی اور چاہے جس قدر آدمی وغیرہ سوار ہوں گے عہد جگہ خالی پٹری جیتی تھی اور کسی بوجہ سے چلنے میں معذور نہ تھا ہر اکوس کا آنا جانا مثل خیال کے کرتا تھا۔ اور ایک تہہ حکم دیا کہ جہ پوری میں جو اٹھائیس رنگ بنے ہیں انہیں ضرور ہے کہ جاندار دن کو اپنی گناہ کی وجہ سے جانا پڑے اور رنگ کی تکلیفات بہت سخت ہیں اور کیسے مٹانے موافق نہیں ہیں اور بادشاہوں وقت میں اسی قسم کے ناموں کام ہو جانا چاہئے اور چوڑی میں رنگ پٹو چاکا تھا کہ زندگی و وفات کی چار رنگ باقی رہ گئے اور راون کے مذہب میں پھر اٹھائیسو لکھے موجود ہوئے۔

ذکر عیوس سوت منسوب راج بنی راجہ کا۔ مہاراجہ بیس سوت منوٹے انداز کیا کہ ہاشر ور تالاب جو الکا پوری میں ہے اوسکا پانی صرف دیوتاؤں کے خرچ میں ہی جاری رکھا جائے گا اور جانوروں کو ملنا حال ہے ایسا نہ چاہیے بیشٹ جی مہاراج و بان جاگیر میں نندی نکال دیں تعمیل اوس کے بیشٹ جی الکا پوری گئے اور انسرور سے سری سر جو کو مانے مہاراج نے حکم کیا کہ سب لوگ بلا مزاحمت اسکا پانی خرچ میں لاویں چار ہنگ کر دیلا جس سے اور عیشہ کیواسطے ہر شخص کو واسطہ آسائش دینا وعقبہ ہے۔

ذکر مہاراجہ ریوت سوچ بنی راجہ کا۔ مہاراجہ ریوت نے انداز کیا کہ ہمارے عہد میں کوئی جگہ ویران نہ رہے اور ایسا انتظام کیا کہ کوئی جگہ آبادی سے خالی نہ کیجی تب حکم دیا کہ ہمارے نیرنگ مہاراجہ سنگر کے اڑکوں نے جو زمین کھو کر سمندر کر دیا تھا اوسکو چٹو لکر پھر زمین بنا نا چاہئے کیونکہ جبکہ کوہنا ممکن تھا اوسکا پٹ جانا بھی ممکن ہے اور دوار کا پوری مہم کوس کی لمبی چوڑی سمندر پاٹ کر آباد کر چکا تھا جواب تک قائم ہے بعد حیات نے وفا نہ کی۔ ذکر مہاراجہ مرت سوچ بنی راجہ کا۔ مہاراجہ مرت نے انداز کیا کہ طرح طرح کے جگ راجہ لوگ کیا کرتے ہیں یہ سے وقت میں ایسی جگہ کیا دے جو کسی نے نہ کی ہو اور انکے ہزار ہر ہونگا بن کر کے جگ شروع کرائی اور ختمیوزن جگ کرنے میں آتے ہیں سب سونے کو سنگوٹے اور ایسا دھوم دھام سے آجوت دیوتاؤں کے نام پڑا کہ اندر وغیرہ دیوتا اپنا حصہ لیتے لیتے عاجز ہو گئے اور فی سہمیں ایک ایک ہاتھی اور ایک گھوڑا دس خدنگارا اور دس خدتی عورت اور دس ہزار شرفی بیٹے کو بیہوش کر لیا ہے مہاراجہ مرت فراس سے کر در حصہ زیادہ دیا کہ وہ دولت بی شمار میر ہو سکے اوشٹھائے نہ اوشٹھ شکی جا ہی پھینک دی جس دولت افتادہ سے دوا پر جگ میں راجہ جو دہتر ہونے کی قدر اوشٹھا کر اپنی جگہ پوری کی۔

ذکر مہاراجہ انسومان لیٹ بھاکر تہ سوچ بنی راجہ کا۔ مہاراجہ انسومان نے فیمل دیو جی بھگوان جو پوجا کر راجہ لوگ ساٹھ ہزار پوتر جو آپ کو سرب و حلیہ خاک ہو دیں انکی موکت کس طرح ہوگی کیل دیو جی لگا لگا کر انکی موت ایک صورت سے ہو سکتی ہے کہ سری لنگا جی کو سو رنگ لوگ سے جب کوئی اس ریت لوک میں لے آوے اوس سے یہ سب اور ہر طرح کی پانی ترسکتے ہیں مہاراجہ انسومان نے تجزیہ کیا

کرمیہ کا قلم شکل ضرور ہے مگر اپنے راج میں ضرور لایا جائے اور اپنی راج چھوڑ کر اسکے واسطے تپشیا کی اور بعد اسکے مہاراجہ دلیپ فی اور اسی امید میں موت آگئی اور گنگا کی کاوشیں نہ ہو سکتی تھیں مہاراجہ کی گائیکہ نے راج چھوڑ کر تپشیا کی اور سوقت سمری پر پیشہ فی گنگا کی کو دیا اور کو سو گ لوک و لاکھ کیرتھ لوک کی سہی و انکو موکت کر دیا ذکر مہاراجہ بہر نہ چندر بسی آج کا۔ مہاراجہ بھدر تھ نے انداز کیا کہ چار دانت والی ہاتھی دو ہلو میں ہیں یہاں نہیں ہیں اور اس کثرت سے جمع کیوں کیا ہے جب میں اکیسویں ہزار برہمنوں کوئی ہر چوڑا لاکھ تھیں ہزار اکیسویں کا نوے ہاتھی دھیندا دے اور جو کام ان تھیں کی ہر یان کو کوئی راج نہیں پہنچ سکتا ہے جیسے کسی آدمی کا ہاتھ آسمان تک نہیں پہنچتا۔

### باب بیست و ششم صفت عاجز بنی میں

عاجز بنی کے معنی ہیں اپنے بزرگ کا ادب کرنا جس سے بزرگوں کی خوشی اور سعادت و دھماکی حاصل ہوتی ہے اور مہاراجہ انسو مان سو بر بنی راجہ کا مہاراجہ انسو مان نہایت با ادب و عجز پسند ہو جو دیکھتا خوش ہو جاتا۔ جسوقت کپل دیو جی بھگوان راجہ سگر کے ساتھ ہزار لاکھ لوگوں کا کرٹھ بنے ان کے سامنے کوئی دیوتا نہیں جاسکتا تھا اور سوقت مہاراجہ انسو مان پہنچے ان کے ادب لیا کی کو دیکھتے ہی کپل دیو جی خوشی سے پھول اٹھے اور وہ گھوڑا جو ساتھ ہزار کے مرنے پر نہ ملا تھا اور کسی نے ذکر نہیں کیا سکتا تھا اور سیوقت دیدیا۔

### باب بیست و ششم صفت مروت میں

مروت کے معنی ہیں نیک و بد اور دوست و دشمن پر کسی کام میں انکار نہ کرنا  
 ذکر مہاراجہ رگھو سورج بنی راجہ کا۔ مہاراجہ رگھو کو ایک گندہ پڑا ایک پھل دیا جسکے کھانے سے آدمی پچیس برس کا جوان بنا رہتا ہے اور بدن سے خوشبو آئے لگتی ہے مہاراجہ رگھو کو اس پھل کے پانچ پھیرے پانچ برس کا تھا ہزار رانیان مانگ لین تھیں اسنے خیال کیا کہ مہاراجہ فی رانیوں کی وجہ سے نا کر یہ پھل بھیجے ہے عجب نہیں ہے کہ اسکا پھل عکس یعنی یہ نہ ہو اور کھانے والا حیران سو سٹے خود نہیں کھایا ایک بوڑھے مخدوم آدمی کو دیدیا وہ زندگی سے تنگ تھا بلا استفسار کھا گیا اور اسوقت اس کے اثر سے دیوتا کے طرح پچیس برس کا جوان خوش و خرم ہوا اور بدن سے خوشبو آئے لگتی ہے  
 برہمن نے ہزار افسوس کیا کہ میں نہ اچھ مہاراجہ کو اپنا دشمن جان کر یہ دولت بے بدل اپنی ہاتھ سے

کرومی مگر مہاراجہ بڑے مروت و ابرہین چہرے سے جانے پر میرے عیب کا کچھ لانا نہ فرما کر دوڑ پھیل  
 ننگو اوپو بیٹھ کیوں اور تھے مزاج میں ناگرسنے کی عادت نہیں ہے اور اپنی جگہ سے چل کر مہاراجہ کی پاس  
 آیا اور اپنی کوتاہ اندیشی اور پھیل کے نہ کھانے کا حال بیان کیا مہاراجہ نے شکریہ نہ لکھا کما کہ وہ پھیل میرے  
 راج میں نہیں ہوتا ہے بلکہ تو تھے میرے پاس تو تاؤں نے یہی پاتھا ہاں میرے ساتھ علیحدہ میں ہو کر بیٹھا  
 اور برہمن کے ساتھ لنگا پوری دیوتاؤں کے مقام پر پہنچا ایک پھیل اور کی دنیاست کی دیوتاؤں نے  
 کہا کہ جنگل میں وہ پھیل ہوتا ہے وہاں جانے پر شاید ملے گا کہ اچھا حکو ساتھ لیکر تلاش کرو  
 در جنگل میں تلاش کرتے کرتے اوس برہمن کے غلاب کے بے لے میں اچا کو اندہ نامسرنگ میں  
 گرا کر سوگ کی راہ لی۔

### باب ششم صفت و لطیفی میں

دلجوئی دل کے خوش رہنے کو کہتے ہیں یعنی ایسا ضابطہ نفس ہو کہ ہر حال میں خوش ہو کر کھڑے رہے۔  
 مگر مہاراجہ ہر شہنشاہ و سوار کی چہرہ پر شہنشاہی راج کا۔ مہاراجہ ہر شہنشاہ و سوار کے مہاراجہ نے سواری  
 و سامان لبو و امیر کے ساتھ اپنی مہارانی اور لڑکا سمیت چلے گئے اور جنگی کے گھر میں فروخت ہو کر کھڑے  
 کام کیا اور اپنے لڑکا کو مہارانی کو تہیہ ہو کہ گہر دن مارے جانی لیا اسے آنا دیکھ کر گری پر شیر کے  
 رضائیں راضی رہنے کے سواے حریف شکایت زبان پر نہ آیا۔

وگھر میرے دوچ راج کا۔ مہاراجہ میرے دوچ کے پاس ایک برہمن نے آکر سوال کیا کہ اپنی جسم آدھا  
 رانی اور لڑکے کو ہاتھ سے آکرہ میں چروا دو اور چھاتی تک ارہ سے چروا کر کھپ لینے سے انکار کی  
 مگر مہاراجہ نے سواے دلجوئی کے کچھ نہ کہا۔

### باب سہم و کیم دوسری و دوم صفت و حواس و تیزی اعضا و ظاہری میں

- ۱۔ صفت حواس کے معنی ہیں حواس خمسہ جسکو گیان اندری کہتے ہیں انکا تیز ہونا۔
- ۲۔ لکان جسکو قوت سامعہ یعنی نیک و ابد آواز کی تمیز حاصل ہے۔
- ۳۔ انکم جسکو قوت باصرہ یعنی ہر شے کے دیکھنے کی تیز ہے۔
- ۴۔ ناک جسکو قوت شماسہ یعنی ہر شے کی خوشبو و بدبو کی شناخت ہے۔

۱۔ زبان جسکو قوتِ ذائقہ لینے ہر شے لذیذ اور بے لذت کی سمجھ ہے۔

۲۔ ہاتھ جسکو شیریں اور تلخ بات کہنے کی طاقت ہے۔

۳۔ تیز بینی اعضا و خواہری کے مضبوط بن پانچ گرم واسے اندریوں کا تیر ہونا۔

۴۔ جسم کی کھال جسکو قوتِ لاسہ لینے گرم سرد پہچاننے کی تیز ہے۔

۵۔ ہاتھ ہر طرح کے کام دستکاری وغیرہ بنانے کی طاقت رکھنا ہے۔

۶۔ پانوں جسکو خوش خرمی و لذت کی طاقت ہے۔

۷۔ مقام بول حسین ہر سون کے واسطے رفعِ ضرورت کی طاقت ہے۔

۸۔ مقام ہزار جسکو اپنے وقت معینہ اور بی وقت معینہ پر ہزاروں برس پہلے کو اسطے رفعِ ضرورت کی طاقت ہے۔

ذکر مہاراجہ ارجن چندر سنہی راجہ کا۔ مہاراجہ ارجن جسکو مسدود کیا ہو سکتے ہیں اس میں یہ سب

صفات بدرجہ کمال حاصل تھیں۔ کائنات میں ایسی قوتِ سعادتِ نیرِ درست رکھنا تھا کہ ساتو دیپ میں

جو کوئی بات کہتا تھا اسکو سن لیتا اور آٹکھ سے ساتو دیپ کا حال دیکھتا تھا اور ناک میں قوتِ شام

ایسی تھی کہ ہر جگہ کی خوشبو اور بدبو والی چیز پہچان لیتا تھا اور زبان میں قوتِ ذائقہ ایسی تھی کہ

سیکھڑوں چیز ملا کر جو کھانا بنایا جاوے اس میں ہر شے کی نفاس و غلاظت بتا دیتا تھا اور طبیعت میں

ایسی تاثیر تھی کہ جسکو شیریں کہتا تھا وہ خوش ہو جاتا تھا اور جسکو تلخ کہتا تھا اسکی زندگی تلخ ہو جاتی تھی

اور کھال جسم میں اسقدر گرم سرد پہچاننے کی تیز تھی کہ چار دوسا کی گرم سرد ہوا پہچان لیتا تھا اور ہاتھ

ہر طرح کا کام بنا لیتا تھا ایک مرتبہ نرباندی کر مانی اولٹا بھائی کو ہاتھ لگا یا وہ دھاراج تک لٹھی بہتی سی

اور پاتوں میں طاقت تھا ایسی تھی کہ جس جگہ چاہے ہزاروں کوس اُیکدم میں چلا جائے اور مقام

بول و مقام ہزار میں اس درجہ کی طاقت تھی کہ لڑائیوں میں اور ہر سون کی سمادہ لگانے میں انکی

ضروریات معذور نہیں کر سکتی تھیں اسوجہ سے اسکے عہدِ سلطنت میں جس جگہ کوئی شخص لڑتا تو اسکی منزل

اوس جگہ پہنچ کر دیتا تھا اور عقل کمال صفت پیدا ہونے کو ذکر میں لکھا گیا ہے کہ کوئی دلہن اپنے گناہ کا کتا ہوتا

اسکی شناخت عقل سے کر کے تارک کرنا تھا اور جسکو بچال منتی کہ ظاہر یا باطن سے جسکو

گناہ لڑکے ذکر مہاراجہ متھن چندر سنہی راجہ کا۔ مہاراجہ متھن کے ہاتھ میں یہ تاثیر تھا کہ جس کو ڈھیر

آدھی کے سر پہ ہاتھ رکھ دیتے تھے وہ جوان ہو جاتا تھا جسکی وجہ سے ضعیفی دینا سے

غائب ہو گئی تھی۔

## باب سی و سوم صفت حصول نعمات میں

حصول نعمات کے معنی ہیں ہر قسم کی اشیاء خوردنی و پوشیدنی کا حفظ حاصل کرنا  
 ذکر مہاراجہ منوک چندر منی راجہ کا۔ مہاراجہ منوک چندر منی راجہ کی نعمات اس جسم کو کیونکہ  
 مٹی ہیں کیا یہ جسم اوس نعمت پانی کا مستحق نہیں ہے اور سوگ لوگ مین ہونگے ورنہ ہزار ہا جتن تک  
 ہر قسم کی نعمات کا خطاسی جسم سے حاصل کرتا رہا۔

## باب سی و چہارم صفت وزن داری میں

وزن داری کے معنی ہیں کہ کوئی سبک و نامالیم دے بشرطہ کہ اور نہ کوئی فعل سے مطلب کرے  
 ذکر مہاراجہ امرن سورج منی راجہ کا۔ مہاراجہ امرن سورج منی راجہ پر بیٹھے تھے اور وسیع وقت لندن کے ایک  
 شور و غوغا کیا مہاراجہ کچھ نہ بولے جب امرن سورج منی راجہ تیرے اوپر ہاتھ مار دیا تو کہہ کر اپنے  
 تلواری سے سرکٹ ڈالا اور وقت لگا کر اچھا اب تو اپنے دہرم سے باہر ہے ہمارے خاندان میں ایک  
 راجہ ہو گا جو مجھ کو معتیرے خاندان کے مشاوریوں سے گا اور اسکا اثر جیسا ہونا چاہئے۔

## باب سی و پنجم صفت توکل میں

توکل کے معنی ہیں ہر مشیر کو حاضر و ناظر سب کام پر ہر مشیر پر چھوڑ دے  
 ذکر مہاراجہ امیر کچھ سورج منی راجہ کا۔ مہاراجہ امیر کچھ سورج منی راجہ کی سلطنت پر تخت نشین ہوئے  
 تمام کام سلطنت کا ہر مشیر پر چھوڑ کر ہر مشیر کی ہوا کرتے تھے اسی واسطے ہر مشیر نے سو درجن جی کو  
 تعینات کیا تھا کہ یہ مہاراجہ سب کام ہمارے اوپر چھوڑے ہیں خود نہیں کرتے ہیں اسکی نگرانی تم  
 کرتے رہو اور جو دشمن مہاراجہ کا ہوا اسکو مار و جو وقت دور باسار کہنے مراد دیا اور سب سے  
 زبان نہ ہلائی کہ ہر مشیر جو چاہیں کریں جس سے واسطے نہیں ہے تب سو درجن جی نے  
 خود اسکا تدارک کیا۔

## باب سی و ششم صفت اعتبار میں

اعتبار کے معنی ہیں اپنے گھر واد و بیرون ملک کی بات کو جان کر عمل کرے۔  
 ذکر مہاراجہ ماندا نا سورج منی راجہ کا۔ مہاراجہ ماندا نا سورج منی راجہ کی سب سے زیادہ اونچے جیت کا راجہ دیا جی

میں آیا اور مہاراجہ سے لڑائی کیو اسے چھوڑ چھاڑ کی اوس پر گرد لیکر مہاراجہ نے راؤن سے لڑائی شروع کی اور ایسی سخت آوینش میں پھنسا یا تھا کہ راؤن زندہ نہ بچا اوس وقت پر مہاجی آئے اور کہا کہ مہاراجہ مانڈیا باجم نے میدانیں لکھا ہے کہ راؤن تمہارے ہاتھ سے نہرے اوسکا خیال کرو اتنا سستی ہی مہاراجہ نے راؤن کو چھوڑ دیا کہ بید کے برخلاف کام میرے خاندان میں نہیں ہوتا ہے میں نے نہ کروں گا۔

### باب سی و ہفتم صفت ناموری میں

ناموری کے معنی ہیں حیات میں ہر لمحہ بشہور اور بعد مرگ یا دگار نماندہ ہے۔  
 ذکر مہاراجہ پر تھو پر یہ برت کے خاندان والے گا۔ مہاراجہ پر تھو جب سے تخت نشین ہوئے انھوں نے تمام عمر اپنی زمین کی آبادی اور عایا کی خوشی میں بسر کی اور زمین اس قدر آباد اور خوش انکے وقت میں ہوئی کہ اپنا نام جو میدنی تھا بدل ڈالا اور کہا کہ مجھ کو یہ تھوی نام رکھنے میں خوشی اور فخر ہے کہ جسکی وجہ سے آباد ہوئی اور گنبدہ آباد ہوئی کی امید ہے یعنی جو راجہ بنے گا کہ اسوجہ سے میدنی نے اپنا نام پر تھوی کیا ہے وہ بھی مجھ کو آباد رکھے گا۔ ذکر مہاراجہ بھر تھو پر یہ برت کے خاندان والے گا۔ مہاراجہ بھر تھو جب سے تخت نشین ہوئے انھوں نے اپنے بند و بست سے دنیا کو ایسا آباد کیا کہ اس کھنڈ نے اپنا نام تبدیل کر ڈالا یعنی اجا بھر کھنڈ سے بھر تھ کھنڈ کہلایا اس وجہ سے کہ مہاراجہ بھر تھ نے مجھ کو آیا دیا ہے میری عزت یہی ہے کہ اسکے نام پر میرا نام ہو جائے اور کروڑ برس گزر گئے کہ وہی نام یادگار ہے۔

### باب سی و ہشتم صفت غرت داری میں

غرت داری کے معنی ہیں تضائل حبیدہ و افعال پسندیدہ سے ہر شخص کے جی میں عزت قائم رکھے  
 ذکر مہاراجہ پورنجی سوچ منی راجہ کا۔ مہاراجہ پورنجی اجداد ہیہا گے مہاراج ایسے آجودا ہوئے کہ دیوتاؤں کا بادشاہ اندرا اپنے اوپر سوار کر کے اندر لوک میں کے گیب جسکی وجہ سے مہاراجہ کا نام اندریا ہو گیا۔

### باب سی و نہم صفت خوش خلقی میں

خوش خلقی کے معنی ہیں ہر قسم کا زور اور خشم پاکیزہ کر دے اور ہر ناکس سے محبت پیش کرے خیر خواہ



ذکر مہاراجہ امیر کھیر سورج منی راجہ کا۔ مہاراجہ امیر کھیر ایسے باخلاق ہونگے کہ ان کی سلطنت میں انکو چھوڑ کر کسیکو سو رک جانے کی خواہش نہیں تھی اور مہاراجہ کی وجہ سے نفاق باہمی جو پیدائشی عادت ہر حیات کی ہے سب نے چھوڑ دیا بے حسد و رنج تعلق کو بسر کرتے تھے۔

### باب چہلم صفت مہمان نوازی میں

مہمان نوازی کے معنی ہیں اپنے پاس انیواس کی پرورش جان و مال سے کہیں بے۔  
 ذکر مہاراجہ شہید چند منی راجہ کا۔ مہاراجہ شیو نے اپنے عہد سلطنت میں ہر جگہ ہر شہر جاری کیا تھا کہ جو کوئی ہمارے پاس آکر ہم سے مانگے گا ہم اسکو ضرور دیں گے اور کسی سائل کو محروم نہیں ٹھاتے تھے ایک مرتبہ دیوتاؤں کے بادشاہ اندر نے امتحان کیواسطے اگر دیوتا کو بتایا تو آپ بان بن کر چھپے و طرے یہاں تک کہ بوت مہاراجہ شیو کے پاس بے تاب ہو کر گڑا اور باز بھی ہو چکا کہ قریب بیٹھا مہاراجہ کو بتا کر بانی بھاگا دیکھ کر اٹھ اٹھا بازو لگا کر مہاراجہ کو تمام شیو چرخوں نے دس تیس ہزار شہر جاری کیا ہے تم کو سب لوگ دھرم رکھتا ہے ہیں اور ہر ایک کا کام پورا کر دینا دہرم آپ میرے شکار کو چھوڑ کر میرا کام پورا لیجئے مہاراجہ نے کہا کہ یہ کہوت میرے پاس تیرے ڈر سے بھاگ کر چھپا ہے کہ جین میر جان بچے اب میں اسکو نہیں دے سکتا ہوں اس باعث سے کہ جو کوئی کسی دشمن کا خوف کرنا کہ اپنے پیچھے ایک کچا بیکر نہ دہرم اور اسکا پھینسا دینا اور ہرم ہے۔ باز نے کہا کہ مہاراجہ سب جان دار اپنی اپنی غذا سے زندہ رہتے ہیں اور بدن غذا کوئی زندہ نہیں رہتا ہے اور آپ اپنے سید پوران چپے ہو اس میں ہر مہاجی نے بازی غذا کیوتر لکھی ہے اور کسی روزی میں خلل ڈالنے کو ٹھرا اور ہم لکھا ہے اور میں تو جب ایک کہوت کو ماروں گا تب دن متعلق میرے زندہ رہیں گے اور دن کی روزی میں خلل ڈالنے کا اور ہم کو دن تمام تنکے کا اور ایک چیکے نقصان دن جین کا فائدہ ہونا اور ہم نہیں ہے اور دن جاندار مار کر اور ایک کہوت کو بیکر دہرم نہیں دے دے اور دن اس کے دہرم اپنے ہر دے پر کیا جاتا ہے کہوت باز کے آسے نہیں اور کیا اور دن وغیرہ کرنا سن ہیں جو کہوت کو بیکر دہرم کرنا چاہتے ہو مہاراجہ نے کہا کہ تیری غذا کیوتر والی صحیح ہے اور دن متعلق تیرے بھی اسی کہوت کے آسے نہ ہو گئے مگر لکھا ہے کہ جب اور ہم کر دن برہنہ ہوا وغیرہ

وہ سب دیر کر فرستے دور ہو جاتے ہیں اور اور جو کوئی اپنے پاس کے ایندول کو خوف سے مطمئن نہیں کرتا ہے اور عمداً اسکو ہلاکت میں پھنسا دیتا ہے اس اہم سہولیات کی تدبیر کوئی نہیں سہت تو بھنچا چاہئے کہ ایک کبوتر کے چھوڑنے سے کمزور و بڑھ پتیا سے زیادہ ناممکن تدبیر گناہ کا اہم لینا کون مناسب و ناس گیارہ ہتیا تو ہر طرح کی تدبیر کر سکیج سکتا ہوں اور دان و بناجک کبوتر تھون پر جانا میر پھر پھر جتنے دہرم ہیں یہ سب اس دہرم کو لٹھوین حصہ کو نہیں پہنچتے ہیں اس باعث سے یہ دہرم کم کرنا چاہئے اور اسکے ہونے کا کرنا چاہئے اور بھگو غذا سے طلب ہو اور میری میان گوشت موجود ہو اسکو لیکر لینا پیٹ بھر سائیں اپنے پاس پر کیکو جو دہرم نہیں لوٹا تا ہوں تو بھی اسود ہو کر گوشت لیکر گھر جا رہا ہو کہ ہمارا باز کی غلہ کبوتر ہر مہاجی کو لکھی ہے اور کوئی گوشت کو نہیں لکھا اور تو وہ چیز بھگو بتانا جسکے دہرم میں بھگو کوئی شکل نہیں ہے وہ میں منظور نہیں کر سکتا ہوں اور بھگو ایسے آسان کام کرنے میں کون دہرم ہمارا رہنے لگا کہ لکھا کبوتر کے سوائے جس چیز کے دینے سے تیری سمجھ میں بھگو وقت اور کیفیت معلوم وہ عہد سے مانگ میں اسکے عوض میں ضرور دیونگا باز لو کہ بھگو دیونگا یا اس طرح تھری کر دیونگا دیونگا مہاراجو لگا کہ نہیں لوٹاؤں گا میری راج وغیرہ جو مانگے گا دیدیونگا باز لو کہ لگا کہ کبوتر کے ہر اہم چیز جسم کا گوشت کاٹ دے مہاراجہ نے خوش ہو کر کہا کہ بہت اچھا یہ نونی عہد سے کچھ مانگا نہیں ہو لگا لیا دیا کہ جس سے میں تیرا احسان مند ہوا اس جسم کو لگا ہے کہ حیات میں اگر کیکے کام آؤ تو اس میں م لینا نہ چاہئے کیوں حیات ہی تک سب کام کرنے لائق ہے اور بعد حیات کر کیکے کام کا نہیں ہے اور تیرا لگا لگا ایک پلہ پر کبوتر کو بھال کے مہاراجہ نے اپنا گوشت جسم کا لٹا اور دوسرے پر چڑھنا شروع کیا وہ کبوتر ہر تیرے گوشت سے زیادہ گروا ہوتا جاتا تھا تب مہاراجہ خود پلہ پر چڑھ گیا تمام جسم میرا لگا اسوقت اندر اور اگن دیوتا زوالی اصلی صورت موجود کی اور مہاراجہ کی مہان لوازی کی بٹری تعریف کر کے کہا کہ ہم نے صرف تمہاری صفت کا امتحان کیا تم نہایت سچے دہر لگتا رہا ہو اور دونو سوگ لوک پہنچ گئے۔

دکھ مہاراجہ مور دوج چند ریشی راجہ کل۔ مہاراجہ میر دوج کا منظور تھا کہ اپنے پاس کے ایندول کو خاطر خواہ چیز دیتے تھے اب تیرا امتحان کیا واسطے ایک دہرم نے ایک سوال کیا کہ بھگو کل میں کیا تیرا لکھا تھا اور اس بات پر شرم کر کے چوڑا ہے کہ مہاراجہ کا جسم آدھا رہا ہے حیوان کر کے آدھو بھگو چوڑو لگا

مگر جسم چر دانے میں راجہ بنجیدہ بالکل نمودین اور ایک طرف مہارانی اور دوسری طرف مہاراجہ کا لڑکا  
چیز بنا ہوا اسکے واسطے آپ کیا کہتے ہو ہو سکتے تو پیشہ کی راہ میں دیکھئے مہاراجہ نہایت خوش ہو کر کہا  
کہ بچہ بیچے اور بچی رانی اور لڑکے کو بولایا رانی نے برہمن سے کہا کہ عورت مرد کا جسم ایک ہی اور لڑکا  
جسم مرد ہے اور لڑکا جسم عورت ہے مجھ کو لے چلے اور شیر کو دیکھئے برہمن نے کہا کہ شیر کی شرط ہے  
کہ داہنی طرف کا جسم چاہئے تو بائیں طرف کا جسم ہے تب لڑکا بولا کہ ہم شاسترین لگما ہو کہ  
لڑکا اور باپ ایک بدن غیر نہیں ہیں وہی باپ ہے کہ دوسرا جسم لڑکے کا اختیار کر لیتا ہے اس واسطے تو  
مجھ کو شیر کے واسطے لے چل برہمن نے کہا کہ شیر کی شرط ہے کہ آ رہ تو لڑکا اور رانی راجہ کا جسم چر دیوین  
اور سوقت مہاراجہ کے سر پر آ رہ چلنے لگا جب سر کو چیر کر جاتی پھر آ رہ پوچھا کہ مہاراجہ کی بائیں لنگہ سے  
ایک آنسو نکل آیا اسکو دیکھ کر برہمن نے کہا کہ بس کر واپ یہ جسم میرے کام کا نہیں ہے مہاراجہ کو کہا  
کہ پٹ ڈٹ جی کیا آپ جانتے ہو کہ راجہ رنج کرتا ہے جس سے انکار کرتے ہو میں ایسے کام  
میں رنج مانتے والا نہیں ہوں برہمن بولا کہ اگر رنج نہیں ہو تو آنسو کیوں آیا مہاراجہ نے کہا کہ  
یہ جسم بائیں طرف والا کتنا ہے کہ ہم دو لوگ وجود ایک شخص سے ایک ساتھ ہوا اور آج تک ہم دونو  
بر ایک رنج و راحت میں شریک بلکہ ایک رہے اور آج ایسا اتفاق ہے کہ آ رہا ہے شیر کی راہ میں کام آتا ہے  
اور ہم بے کام پڑے رہ جاؤ نیلے اسکا رنج اسکو ہی مجھ سے واسطہ نہیں اور مجھ سے واسطہ ہوتا  
تو دونو آنسو کھڑے آنسو لگتا کیوں ایک آنسو کھڑے رہا نہیں ہوتا ہی تب برہمن خوش ہوا اور  
کہا کہ شیر کہیں نہیں ہے ہم صرف تیرے امتحان کی واسطے آئے تھے تو بچا دہر ماتما ہے اور آ رہ  
اپنے ہاتھ سے نکال کر مہاراجہ کے سر پر ہاتھ رکھا اوس سے سر پر بتور ہو گیا مہاراجہ اپنا  
کام کر سکا لگے اور برہمن چل دیے۔

خاتمۃ النالیف

۱۹۱۲ء میں یہ پوسٹک سری مہاراجہ پڈت رام چرن جی صاحب ساکن کنیش پور بہرام گھاٹ کی پیشہ  
سرخام کو پوچھی سری پریشہ سے امید ہے کہ دیکھنے سننے والوں کو خوشی ملے اور نام سکا  
مجموعہ صفات السانی ہے اور نام اس بعد از کالال جی خلف نونہ راہ بن پو لال بن

رہے ان کے لئے جو دنیا پر جیسا کہ گیت میں ہے با سبب دوسرے قانونوں کا گوری ضلع لکھنؤ پر رانا پرتی  
پارچہ دوتا تصنیف کردہ سر سید راج سونو کو زمین پوشک میں اور آخر میں ایک ایک چمک  
نیز یہ کتاب کا سالہا میں کا سالہا معنوم ہوتا ہے سر سید راج کا لکھا جاتا ہے۔

### پچند تو مس

شیر کینڈ شیل بوشک اودار	بدیا کھنڈو س شکر بار
بوروہ راج اومان پت چرن داس	پرچ لال جیو نرمت بال

### کھنڈو مس

॥ शरद्वरह शैल भूशक उदार चरि माघत्रयो दशिशुक्रवार ॥

॥ सुधराज उमापति चरण दास रचिलाल जीव नर पति विलास ॥

### خاتمة الطبع

یہ کتاب شکر بیانی چھوٹے ان دونوں رسالہ شکر و نما یا ب مسیہ یہ مجموعہ صفات انسانی کے  
نیز سے باہر واقف رموزات تہذیب و اخلاق لال جی صاحب ساکن قصبہ کٹورہ  
سری نیڈت بیاس جی کے پورانوں سے انسان کی صفات لکھی ہے اس کتاب پر جیسے  
یا ان میں کہ جنکی محصل صفات تہذیب و انسان بشرت الخلق و ہوا پر ر وید کے لکھے ہیں  
طبع نامی نسل ہمت ارجمند جناب منشی نول کشور صاحب دامت قبالہ ان ہون شکر  
مطابق اچادی الاول ۱۲۹۹ھ ہجری منقطع ہوا

